بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت امام رضا علیہ السلام

کی زیارت

اہل سنت کی نظر میں

مؤلف

محمد محسن طبسی

مترجم

سید سبط حیدر زیدی

طبسی، محمد محسن، ۱۳۶۰ -
(زیارت حضرت امام رضا علیہ السلام از دیدگاہ اہل سنت ۔۔۔ اردو)
حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارت اہل سنت کی نظر میں / مؤلف: محمد محسن طبسی ، مترجم: سید سبط حیدر زیدی۔
مشہد مقدس: بنیاد پژوہشهای اسلامی، ۱۳۸۹۔
۸۴ص ISBN:978-964-971-420-2
فہرست نویسی باعتبار فیپا اردو۔
۱۔ علی بن موسی (ع)، امام ہشتم، ۱۵۳؟ - ۲۰۳ق۔ احادیث اہل سنت۔ الف: زیدی، سید سبط حیدر ، مترجم ، ب: بنیاد پژوہشهای اسلامی، ج: عنوان۔
۱۳۸۹ ۸۰۴ الف ۲ ط/ ۲ / BP۴۷ ۲۹۷/۹۵۷ کتابخانہ ملی جمہوری اسلامی ایران 2166194

بنیاد پژوہشهای اسلامی
آستان قدس رضوی

آستان قدس رضوی
معاونت تبلیغات و ارتباطات اسلامی

نام کتاب: حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارت اہل سنت کی نظر میں
مؤلف: محمد محسن طبسی
مترجم : سید سبط حیدر زیدی
نظر ثانی : بزم رأفت (انجمن شعر وادب اردو زبان) مشہد مقدس
ناشر : (اسلامی تحقیقات فاؤنڈیشن) بنیاد پژوہشهای اسلامی آستانہ قدس رضوی مشہد مقدس
تعداد: ۳۰۰۰ قیمت: ۱۲۵۰۰ ریال
طبع دوم 2011 / 1390ش -
جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں
www.islamic-rf.ir info@islamic-rf.ir

فہرست مطالب

مقدمہ- اسلامی مذاہب کے محققین کے خصوصی تربیتی مرکز کی جانب سے --- ۵
حرف آغاز------------------------------------ ۹

پہلی فصل: زیارت کی فضیلت --- ۱۳
پیغمبر اکرمؐ کی نگاہ میں------------------------------- ۱۵
حضرت امام موسی کاظمؑ کی نگاہ میں ------------------- ۱۸
حضرت امام علی رضاؑ کی نگاہ میں ------------------------ ۱۹
حضرت امام محمد تقیؑ کی نگاہ میں------------------------- ۲۵
حضرت امام علی نقیؑ کی نگاہ میں------------------------- ۲۵

دوسری فصل: زیارت اہل سنت کی نظر میں---۲۷
چوتھی صدی ہجری------------------------------ ۳۰
پانچویں صدی ہجری---------------------------- ۳۶
آٹھویں صدی ہجری---------------------------- ۹۴

نویں صدی ہجری------------------------ ۵۱
دسویں صدی ہجری ---------------------- ۵۱
گیارہویں صدی ہجری -------------------- ۶۳
چودھویں صدی ہجری--------------------- ۶۳

تیسری فصل: حضرت امام رضاؑ کا روضہ مبارکہ---۶۵

تیسری اور چوتھی صدی ہجری------------------ ۶۷
آٹھوی صدی ہجری---------------------- ۶۹
چودھوی صدی ہجری -------------------- ۷۲
حرف آخر---------------------------- ۷۳

منابع و مدارک --- ۸۰

حنبلی------------------------------ ۸۰
حنفی------------------------------- ۸۰
شافعی------------------------------ ۸۱
دوسرے افراد ------------------------ ۸۳

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت امام علی رضاؑ، شیعوں کے آٹھویں امام و رہبر، رسول خداؐ کے فرزند ارجمند، کائنات کے لیے واسطہ فیض، کلمات پروردگار کے مخزن، انوار الٰہی کی تابش کے مرکز وعلم خداوند کے خزینہ دار اور خدا کے صالح و نیک بندے ہیں۔ یہ وہ شخصیت ہیں کہ جن کے بارے میں آپ کے دشمن مامون کا کہنا ہے کہ ’’ میں روئے زمین پر حضرت رضا سے عقلمند و دانا تر کسی کو نہیں جانتا‘‘۔

فرید وجدی اپنے دائرۃ المعارف میں کلمہ ’’رضا‘‘ کے ذیل میں لکھتا ہے ’’مامون نے مختلف قبیلوں اور قوموں سے تینتیس ہزار اہل علم و فضل کو جمع کیا اور ان سے چاہا کہ وہ اپنے درمیان سے ایک لائق ترین فرد کا انتخاب کریں تا کہ اس کو ولایت عہدی دی جاسکے وہ تمام تینتیس ہزار افراد علی بن موسی الرضاؑ پر متفق ہو گئے‘‘۔

آنحضرتؑ نے جس وقت اپنی عبا دعبل خزاعی (معروف شاعر) کو عطا فرمائی تو ایک جملہ ارشاد فرمایا کہ جس میں حضرتؑ کی اوج بندگی نمایاں ہے، آپؑ نے فرمایا:

’’ اس کی قدر سمجھنا کہ اس عبا میں ایک ہزار رات اور ہر رات میں ایک ہزار رکعت نماز پڑھی گئی ہے‘‘۔

حضرتؑ اپنی پر افتخار زندگی کے دوران مسلمانوں کے لیے ان کی ہر طرح کی علمی ، دینی ، دنیوی مشکلات میں مرجع و ملجاء اور عبادت و تقوی میں اسوہ حسنہ اور بہترین نمونہ بنے رہے، اسلامی معاشرے کے لیے مادی و معنوی برکتوں کا منشاء تھے، یہ برکتیں آپؑ کی شہادت کے بعد نہ یہ کہ ختم نہ ہوئیں بلکہ مسلمان اپنے علماء کی پیروی کرتے ہوئے آپؑ کی قبر مطہر کی زیارت کرتے ، آپؑ سے متوسل ہوتے اور اپنی تمام علمی ، مادی ومعنوی مشکلات اور اپنے مریضوں کے لیے طلب شفا و اولاد کی خواہش اور حاجات کو لیکر پروردگار کے اس عبد صالح سے اپنا معنوی رابطہ اور زیادہ مستحکم کرتے اور آنحضرتؑ کی بلند و بالا روح سے تمسک کرتے ہوئے'' وابتغوا الیه الوسیله ''کو عملی شکل بخشتے اور وہابیت کے بے بنیاد عقائد و جعلی نظریات کے بطلان پر گواہ بنتے رہے ہیں۔

یہ کتاب کہ جو''حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارت اہل سنت کی نظر میں'' کے نام سے زیور طبع سے آراستہ ہوئی ہے اس میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ اہل سنت اور ان کے علماء کی حضرت امام رضاؑ سے خصوصاً آپؑ کی شہادت کے بعد سے بے پناہ محبت وعقیدت میں سے کچھ نمونے قارئین محترم کے حضور پیش کیے جائیں، اس سلسلے میں اہل سنت کے معتبر منابع ومآخذ پر اعتماد اور ان سے استفادہ کیا گیا ہے۔

اس کتاب کے مؤلف محترم جناب حجۃ الاسلام والمسلمین محمد محسن طبسی - دام توفیقہ- کہ جو حوزہ علمیہ قم کے محققین وفضلا میں سے ہیں۔

نیز اسلامی مذاہب کے محققین کے خصوصی تربیتی مرکز میں استاد و محقق ہیں، یہ مرکز مرجع عظیم الشأن حضرت آیت اللہ العظمی فاضل لنکرانی - قدس اللہ نفسہ الزکیہ- کے حکم کے مطابق، اسلام حقیقی کے دفاع، اسلامی حقائق کی تبیین، اسلامی مذاہب کے محققین کی تربیت اور شبہات و اعتراضات کی جوابدہی جیسے اہداف کے پیش نظر ۲۰۰۴ء میں قائم ہوا کہ جس میں محقق خبیر، دانشمند گرامی، اہل بیتؑ عصمت وطہارت کے عاشق وشیدائی استاد علامہ حاج شیخ نجم الدین طبسی - دامت توفیقاتہ- کے زیر نظر حوزہ علمیہ قم کے بعض نابغہ طلاب اسلامی مذاہب کے درمیان بحث وگفتگو سے مربوط مسائل کی بصورت تطبیقی تحقیق میں مشغول ہیں، یہ مرکز حضرت آیت اللہ العظمی فاضل لنکرانی کے انتقال کے بعد ان کے فرزند ارجمند حضرت آیت اللہ شیخ محمد جواد فاضل لنکرانی کی خصوصی عنایت وحمایت کے زیر سایہ اپنی علمی سرگرمیوں کو جاری رکھے ہوئے ہے،اور اب تک کثیر تعداد میں قابل قدر تحقیقات، مقالات یا کتب کی صورت میں زیور طبع سے آراستہ کر چکا ہے۔

آخر میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ آنجناب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے حضرت استاد علامہ طبسی اور مؤلف محترم نیز اسلامی مذاہب کے محققین کی خصوصی تربیت کے مرکز میں تحقیقی گروہ کا شکریہ ادا کروں ۔اور امید ہے کہ ہمارے ولی و وارث حضرت بقیۃ اللہ الاعظم حجۃ بن الحسن العسکریؑ کی عنایات ہمارے شامل حال رہیں گی۔

پروردگارا! جمهوری اسلامی ایران کے بانی حضرت امام خمینی - قدس اللہ نفسہ الزکیہ - اور آپ کے شاگرد بزرگوار حضرت آیت اللہ العظمی فاضل لنکرانی کو حضرت امام علی بن موسی الرضاؑ کے جوار میں قرار دے۔ آمین یارب العالمین۔

حسین جیبی تبار

اسلامی مذاہب کے محققین کے خصوصی تربیتی مرکز کا مدیر

حرف آغاز

حضرت امام رضاؑ، فرزند رسول اکرمؐ، خداوند عالم کے نیک وصالح بندوں میں سے ایک اور شیعوں کے آٹھویں امام ہیں، جن کا روضہ مبارکہ تیسری صدی ہجری سے آج تک امت اسلامی کے عوام وخواص خصوصاً اہل سنت کی توجہ کا مرکز بنا رہا ہے اور تمام مسلمان دور ونزدیک سے کسی بھی فرقہ و مذہب سے تعلق رکھتے ہوں آپ کی زیارت اور قدم بوسی کے لیے آپ کے مرقد مطہر کی جانب رواں دواں ہیں اور آپ کے روضہ کی زیارت کے ساتھ ساتھ، آپ سے توسل، مریضوں کے لیے شفا طلبی، مشکلوں کی برطرفی اور آپؑ کے روضہ منورہ سے متبرک ہونا نیز اسی طرح کے دیگر اعمال کے سنت ہونے پر عملی تأکید کرتے اور وہابیت وسلفی مذہب کے بے بنیاد توہمات اور بدعتوں پر خط بطلان کھینچتے آئے ہیں۔

ابن تیمیہ کے خونخوار فتوے اور بدعت آمیز نظریات کے ظہور پذیر ہونے اور محمد بن عبدالوہاب کے ذریعہ اس کی وسیع پیمانے پر تبلیغ کے بعد مسلمانوں کا اتحاد خطرہ میں پڑ گیا ہے۔

یہ خود ساختہ گروہ اپنے اسلاف شجرہ ملعونہ بنی امیہ کا اتباع کرتے ہوئے تمام مسلمانوں کی تکفیر اور انہیں مہدور الدم سمجھکر کوشش کرتا ہے کہ مسلمانوں میں فتنہ اور اختلاف ڈالے رکھے اور تمام مسلمان کہ جو انبیاء وصالحین کی قبروں کی زیارت کرتے، ان سے متوسل ہوتے یا ان کی قبروں سے متبرک ہوتے رہے ہیں ان کو"قبریون و حجریون"(قبر پرست وسنگ پرست) نام دے کر، ان کی تکفیر کر کے اپنے آپ کو حقیقی موحد کہلائے۔! جب کہ زیارت، توسل، استغاثہ اور طلب رفع حوائج نیز قبور انبیاء و صالحین سے متبرک ہونا امت اسلامی کی قدیمی سنت اور راسخ عقیدوں میں سے ہے کہ جس کی اصل آیات قرآنی واحادیث نبوی ہے اور صحابہ وتابعین کی روش وفرمان اور مسلمین کی سیرت اسی پر استوار وگامزن ہے۔

اسلامی فرق و مذاہب کے درمیان اختلاف نظر کے باوجود کہ جو ایک فطری امر ہے، زیارت وتوسل اور مذکورہ تمام اصطلاحوں کو تمام امت اسلامی کے درمیان قابل اتفاق مسائل میں سے شمار کیا جاسکتا ہے کہ اس بات پر تاریخی نصوص و واقعات گواہ ہیں۔مسلمانوں کے درمیان ان مشترک نکات کو مسالمت آمیز زندگی کے لیے ایک محور اور اسلامی فرق ومذاہب کے درمیان لعن وطعن سے دوری کا مرکز قرار دیا جاسکتا ہے۔

کتاب حاضر، ایک مختصر لیکن جامع وکامل مجموعہ ہے جو علماء اہل سنت اور ان کے پیرو کار افراد کے حضرت امام رضا علیہ السلام سے توسل وطلب رفع حوائج کے سلسلے میں تاریخی واقعات کو اپنے دامن میں لیے ہوئے ہے۔

یہ کتاب ''حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارت اہل سنت کی نظر میں'' تین فصلوں - فضیلت زیارت، زیارت اہل سنت اور حضرتؑ کا روضہ مبارکہ - پر مشتمل ہے جس میں اہل سنت کے معتبر منابع ومآخذ پر اعتماد کیا گیا ہے اور فرقہ وہابیت کے بے بنیاد توہمات ونظریات جیسے حرمت زیارت وتوسل، مسلمانوں کی تکفیر اور زائرین ومتوسلین کو مہدور الدم جاننے کو رد کیا گیا ہے نیز مسلمانوں کے درمیان زیادہ سے زیادہ اتحاد کی تقویت کی خاطر تدوین ہوئی ہے۔

آخر میں استاد محقق حضرت آیت اللہ شیخ نجم الدین طبسی، حضرت آیت اللہ حاج شیخ محمد جواد فاضل لنکرانی واسلامی مذاہب کے محققین کے خصوصی تربیتی مرکز کے مدیر حجۃ الاسلام والمسلمین جناب ڈاکٹر حسین حبیبی تبار اور حجۃ الاسلام والمسلمین جناب شیخ محمد باقر پور امینی کا کہ جو اس کتاب کی تالیف اور پھر اس کی نشر واشاعت میں اہم کردار رکھتے ہیں انتہائی شکر گزار ہوں۔

محمد محسن طبسی

پہلی فصل

زیارت کی فضیلت

حضرت امام علی رضاؑ کے روضہ مبارکہ کی زیارت، اوراس کے متعلق پیغمبر اکرمؐ و اہل بیتؑ کی روایات میں تاکید، خصوصا اہل سنت کی کتابوں میں آپؑ کی قبر پاک کی زیارت کے سلسلے میں معصومینؑ کی سفارشات، آنحضرتؑ کی بلندی مقام کی نشاندہی اور آپؑ کے پاک مرقد کی زیارت کے سنت ہونے کو روز روشن کی طرح واضح کرتی ہیں لیکن افسوس کہ ان روایات سے چشم پوشی کی گئی ہے۔

اس فصل میں حضرت پیغمبر اکرمؐ، امام موسی کاظمؑ امام علی رضاؑ، امام محمد تقی اور امام علی نقیؑ سے منقول گیارہ احادیث جو اہل سنت کی کتابوں میں مذکور ہیں ان کی طرف اشارہ کیا جائے گا۔

پیغمبر اکرمؐ کی نگاہ میں

۱- حاکم نیشاپوری شافعی اپنی سند کے ساتھ حضرت امام رضاؑ سے روایت نقل کرتے ہیں:

''روی عن الامام عليٍّ الرضا عن آبائه عن النبیؐ انه قال: ستُدفن بضعةٌ منّی بخراسان، مازارَها مکروبٌ اِلّانفَّسَ اللّهُ کُربتَه ولا مُذنِبٌ اِلّا

غفرَ اللهُ ذنوبَه''(۱)

حضرت امام رضاؑ سے روایت ہے کہ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: عنقریب میرے بدن کا ٹکڑا سرزمین خراسان میں دفن ہوگا، جو کوئی مشکلوں میں گرفتار شخص اس کی زیارت کرے گا خداوند عالم اس کی مشکلوں کو برطرف فرمائے گا اور جو کوئی گنہگار اس کی زیارت کرے گا خداوند عالم اس کے گناہوں کو بخش دے گا۔

۲- حاکم نیشاپوری شافعی نے اپنی اسناد کے ساتھ امام جعفر صادقؑ سے، انہوں نے اپنے آباء واجداد سے، انہوں نے امیر المؤمنینؑ سے اور آپؑ نے پیغمبر اکرمؐ سے روایت نقل کی ہے کہ حضور انورؐ نے ارشاد فرمایا:

''ستُدفنُ بضعةٌ منّی بخراسان ، لایزورُها مؤمنٌ اِلّا اوجبَ اللّٰهُ له الجنّةَ و حرَّم جسدَه علی النّارِ''۔(۲)

---

(۱) جوینی شافعی: فرائد السمطین فی فضائل المرتضیٰ والبتول والسبطین والآئمۃ من ذرتھم، ج۲،ص ۱۹۰، ح ۴۶۷بنقل از تاریخ نیشاپور، حاکم نیشاپوری شافعی۔ قندوزی حنفی: ینابیع المودۃ لذوی القربی، ج۲،ص۳۴۱۔

(۲) جوینی شافعی: فرائد السمطین فی فضائل المرتضیٰ والبتول والسبطین والآئمۃ من ذرتھم، ج۲،ص ۱۸۸، ح۴۶۴بنقل از تاریخ نیشاپور، حاکم نیشاپوری شافعی۔

عنقریب میرے بدن کا ایک ٹکڑا سرزمین خراسان میں دفن ہوگا جو مؤمن بھی اس کی زیارت کو جائے گا خداوند عالم اس پر جنت کو واجب کردے گا اور اس کے بدن پر آتش دوزخ کو حرام کردے گا۔

۳- عایشہ سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا:

''مـن زارولَـدی بـطـوس فَاِنّما حجّ مَرّۃ ، قالت مرۃ ؟ فقال مرّتین ، قـالـت : مـرّتَـیـن؟ فـقـال : ثـلاثَ مـرّاتٍ۔ فسَـکتَتْ عایشۃُ ، فقا ل: ولو لَم تسکُتی لَبَلَغتُ اِلی سبعین''۔(۱)

جوشخص میرے بیٹے کی طوس میں زیارت کرے گا گویا اس نے ایک حج انجام دیا ، عایشہ نے کہا: ایک حج ؟ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: دو حج ، عایشہ نے کہا دو حج ؟ آپؐ نے فرمایا: تین حج۔ عایشہ خاموش ہوگئیں ، رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا: اگر خاموش نہ ہوتیں تو میں ستر حج تک بیان کردیتا۔

اس روایت میں اگر غور وفکر کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ عایشہ کے لیے حضرت امام رضاؑ کی شخصیت اور طوس کا علاقہ اتنا مانوس اور مشخص و واضح تھا کہ کلمہ ''ولدی'' و'' طوس'' کے معنی کے بارے میں کوئی سوال نہیں کیا بلکہ آپؐ کی زیارت کے ثواب کے

---

(۱) قندوزی حنفی: ینابیع المودۃ لذوی القربی ، ج ۲، ص ۳۴۱۔

بارے میں تعجب کیا۔(۱)

حضرت امام موسی کاظمؑ کی نگاہ میں

۴- حاکم نیشاپوری شافعی اپنی اسناد کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسی کاظمؑ کو فرماتے ہوے سنا:

''من زار قبرَ ولَدی علیّ کان له عند الله سبعین حجّة ، ثم قال وَرُبّ حـجّةٍ لاتُـقبَـل ـ من زارَه اَو باتَ عندَه لیلة کان کمن زارَ اَهلَ السموات و اذا کـان یـومُ الـقیـامةِ ، وجـدَ معنا زوّار آئمّتِنا اهلَ البیتِ واَعلاهم درجة و اَقرَبَهم حیوة زوّارُ ولدِی علیٍّ''۔(۲)

جو شخص بھی میرے بیٹے علی کی قبر کی زیارت کرے گا خداوند عالم اس کو ستر حج کا ثواب عطا کرے گا، پھر فرمایا اور نہ معلوم کتنے حج ہیں کہ جو قبول حق بھی نہیں ہوتے۔ جو شخص ان کی قبر کی زیارت کرے یا ایک رات ان کی قبر کے قریب گزارے وہ ایسے ہے

---

(۱) ممکن ہے کہ رسول اکرمؐ سے سوال کیا ہو لیکن روایت کا اگلا حصہ حذف ہو گیا ہے یا راوی نے ذکر نہیں کیا ہے۔

(۲) جوینی شافعی: فرائد السمطین فی فضائل المرتضی والبتول والسبطین والآئمۃ من ذریتھم، ج۲، ص ۱۹۴، ح ۴۷۱ بنقل از تاریخ نیشاپور، حاکم نیشاپوری شافعی۔

گویا تمام اہل آسمان کی زیارت کی ہے اور جب قیامت کا دن برپا ہوگا ہم آئمہ اہل بیتؑ کے زائرین کو دیکھیں گے کہ وہ ہمارے اطراف میں ہیں لیکن میرے بیٹے علی کے زائر کا مرتبہ بلند تر اور حیات معنوی کے لحاظ سے نزدیک تر ہوگا۔

حضرت امام علی رضاؑ کی نگاہ میں

۵- جوینی شافعی اپنی اسناد کے ساتھ فضال سے روایت نقل کرتے ہیں:

''سمعتُ علیَّ بن موسی الرضا علیه التحیة والثناء ۔ و جائَه رجلٌ فقال له : یا بنَ رسولِ اللّٰه رأیتُ رسولَ اللّٰه فی المنامِ کاَنَّه یقول لی : کیفَ اَنتم اذا دُفِنَ فی اَرضِکم بَضعَتی و استَحفَظتُم ودِیعَتی و غُیِّبَ فی ثَراکُم لَحمی ۔ فقال له الرضا: اَنا المدفونُ فی اَرضِکم واَنا بَضعَةُ نبِیِّکم واَنا الوَدِیعَةُ و اللّحمُ ، مَن زارَنی وهو یعرِفُ ما اوجبَ اللّٰهُ مِن حقِّی و طاعَتِی ، فَاَنا وآبائی شفعاؤُه یومَ القیامةِ ومَن کنَّا شفعائَه نجا، ولو کانَ علیه مثلُ وِزر الثَقلَین الجنِّ والِانسِ''۔(۱)

---

(۱) جوینی شافعی: فرائد السمطین فی فضائل المرتضیٰ والبتول والسبطین والآئمۃ من ذریتھم، ج۲، ص ۱۹۱، ح ۴۶۸ بنقل از تاریخ نیشاپور، حاکم نیشاپوری شافعی۔ اور دیکھیے-: خواند امیر شافعی: تاریخ حبیب السیر فی اخبار افراد بشر، ج۲، ص۸۶۔ خنجی اصفہانی حنفی: وسیلۃ الخادم الی المخدوم در شرح صلوات چہاردہ معصومؑ، ص۲۲۳۔

حضرت علی بن موسی الرضا علیہ التحیۃ والثناء سے سنا کہ ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور امام سے عرض کی: اے فرزند رسول میں نے حالت خواب میں پیغمبر اکرمؐ کو دیکھا کہ آپ فرمارہے ہیں: تمہاری حالت کیا ہوگی جب میرے بدن کا ٹکڑا تمہاری سرزمین میں دفن ہوگا، میری امانت تمہارے سپرد کی جائے گی اور تمہاری مٹی میں میرے گوشت کا ٹکڑا غائب ہوگا؟۔ امام رضاؑ نے جواب دیا: میں وہی شخص ہوں کہ جو تمہاری سرزمین میں دفن ہوگا اور میں تمہارے رسولؐ کے بدن کا ٹکڑا اور میں ہی وہ امانت ہوں کہ جو شخص بھی خدا کی طرف سے واجب کردہ میری اطاعت اور میرے حق کی معرفت کے ساتھ میری زیارت کرے گا تو میں اور میرے آباء واجداد روز قیامت اس شخص کی شفاعت کریں گے اور جس شخص کی ہم شفاعت کریں وہ یقیناً نجات پائے گا چاہے اس کے گناہ جن انس کے گناہوں کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

حضرت امام رضاؑ مذکورہ واقعہ کی تائید میں حضرت پیغمبر اکرمؐ سے روایت نقل فرماتے ہیں:

”و لقد حدَّثنی اَبی ، عن جدِّی ، عن اَبیه ، عن آبائه اَنَّ رسولَ اللهِؐ قال: من رآنی فی منامه فقد رآنی ، فَاِنّ الشیطانَ لا یتَمثَّلُ فی صورتی ولا فی صورةِ واحدٍ من اَوصیائی ، اَن الرُّؤیا الصادِقةُ جزءٌ من سبعین جزأ من

مِنَ النَّبُوَّةِ "۔(۱)

حضرت امام رضاؑ نے اپنے اجداد طاہرینؑ سے اور انہوں نے حضرت رسول اکرمؐ سے روایت نقل کی ہے کہ آپؐ فرماتے ہیں: جو کوئی بھی مجھے خواب میں دیکھے اس نے واقعاً مجھے خواب میں دیکھا ہے چونکہ شیطان میری صورت میں اور میرے اوصیاء کی صورت میں نہیں آ سکتا، سچا خواب، نبوت کے ستر اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔

اس روایت کی بنیاد پر تمام وہ خواب کہ جو اس قسم کے ہوں یعنی رسول اکرمؐ یا آپؐ کے کسی جانشین کو دیکھا ہو وہ حجیت رکھتے ہیں۔

۶- حاکم نیشاپوری شافعی نے اپنی اسناد کے ساتھ نقل کیا ہے حضرت امام علی بن موسی الرضاؑ نے فرمایا:

"اِنِّی مقتُولٌ مسمُومٌ مدفُونٌ باَرضِ غربَةٍ ، اَعلم ذالك بعهدٍ عَهِدَهُ اِلیَّ اَبی عن اَبیهِ عن آبائهِ عن علیٍّ ابنِ اَبی طالبٍ عن رسولِ اللهِ ؐ، اَلافَمَن زارَنی فی غُربَتی کنتُ اَناوآبائی شفعاؤُه یومَ القیامةِ،ومَن کنّا شفعاؤُه نجا و لو کانَ علَیه مثلُ وِزرِ الثقلَینِ"۔(۲)

---

(۱) جوینی شافعی: فرائد السمطین فی فضائل المرتضٰی والبتول والسبطین والآئمۃ من ذریتھم، ج۲،ص ۱۹۱، ح۴۶۸۔

(۲) منابع فوق، ج۲،ص۱۹۲، ح۴۶۹۔

میں زہر سے مقتول اور سرزمین غربت کا مدفون ہوں، میں اس عہد سے واقف ہوں کہ یہ مجھ سے میرے باپ نے اور ان سے ان کے آباء واجداد نے، ان سے علیؑ ابن ابی طالبؑ نے اور آپؑ سے رسول اکرمؐ نے عہد کیا ہے، آگاہ ہو جاؤ کہ جو شخص بھی عالم غربت میں میری زیارت کرے گا میں اور میرے آباؤ اجداد اس کے شفیع ہوں گے اور جس کے ہم شفیع ہوں اس کی نجات یقینی ہے، چاہے اس کے گناہ جن وانس کے گناہوں کی برابر ہوں۔

جوینی نے اس روایت کو بہت زیادہ تعجب کے ساتھ اس طرح یاد کیا ہے:

”کرامةٌ یا لَها من کرامةٍ باهرةٍ! و بشارةٌ لشفاعةِ الذُنوبِ ماحیةٍ غافرةٍ“۔(۱)

واہ! کیا کرامت ہے، نورانی کرامت اور بشارت ہے گناہوں کی بخشش کے لیے۔

۷- حاکم نیشاپوری شافعی اپنی اسناد کے ساتھ نقل کرتے ہیں کہ حضرت امام رضاؑ نے فرمایا:

---

(۱) (وینی شافعی: فرائد السمطین فی فضائل المرتضی والبتول والسبطین والآئمة من ذریتهم، ج۲، ص ۱۹۲، ح۴۶۹۔

"مـن زارَنـی عـلَـی بُعد داری أتیتُه یومَ القیامةِ فی ثلاثةِ مواطِنَ حتّی اُخَـلِّـصَـهُ مِن اَهوالِها : اذا تطایرَتِ الکُتُبُ یمیناً و شمالاً ، و عندَ الصراطِ و عندَ المیزان"۔(۱)

جو شخص عالم غربت میں میری زیارت کے لیے آئے گا میں روز قیامت تین مقامات پر اس کی فریادرسی کو پہنچوں گا: اس وقت کہ جب نامہ اعمال داہنے و بائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے، پل صراط سے گذرتے وقت اور جب اعمال تولے جائیں گے۔

۸- اسی طرح حاکم نیشاپوری شافعی نے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت امام رضاؑ کے خادم یاسر سے روایت نقل کی ہے، امام رضاؑ نے فرمایا:

"لاتَشُـدُّ الـرِّحالُ اِلی شیءٍ من القُبورِ اِلّا اِلَی قُبورِنا، ألا واَنّی مقتولٌ بالسمِّ ظلماً و مدفونٌ فی موضعِ غُربةٍ ، فَمَن شَدَّ رحلَه اِلی زیارتی استُجیبَ دعائَه و غُفِرَذُنوبُه"۔(۲)

---

(۱) جوینی شافعی: فرائد السمطین فی فضائل المرتضٰی والبتول والسبطین والآئمۃ من ذریتھم، ج۲، ص ۱۹۵، ح۴۷۲۔

(۲) جوینی شافعی: فرائد السمطین فی فضائل المرتضٰی والبتول والسبطین والآئمۃ من ذریتھم، ج۲، ص ۲۱۸، ح۴۹۲۔

ہم اہل بیت کی قبروں کی زیارت کے علاوہ کسی کی بھی قبر کی زیارت کے لیے رخت سفر باندھنا صحیح نہیں ہے، آگاہ ہوجاؤ کہ میں زہر سے قتل کیا جاؤں گا اور عالم غربت میں دفن کیا جاؤں گا، پس جو بھی میری زیارت کے لیے رخت سفر باندھے گا اس کی دعا مستجاب ہوگی اور اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۹-محمد خواجہ پارسای بخاری حنفی کہتے ہیں کہ جس وقت مامون عباسی نے دھمکی کے ساتھ امام رضاؑ کو ولایت عہدی کے قبول کرنے پر مجبور کیا تب امام رضاؑ نے مامون سے مخاطب ہوکر فرمایا:

''واللّٰہِ ! لقد حدَّثَنی اَبی عن آبائہِ عن رسولِ اللہِ ؐ : اَنّی اُخرَجُ مِنَ الدنیا قبلَکَ مظلوماً ، تَبکی علیّ ملائکۃُ السماءِ والاَرضِ، و اُدفَنُ فی اَرضِ الغُربۃِ''۔(۱)

خدا کی قسم! میرے والد بزرگوار نے اپنے آباء واجداد سے انہوں نے رسول خداؐ سے نقل فرمایا ہے کہ میں تجھ سے پہلے اس دنیا سے مظلومیت کے عالم میں رخصت ہوجاؤں گا، آسمان وزمین کے فرشتے مجھ پر گریہ کناں ہوں گے اور سرزمین غربت میں دفن کیا جاؤں گا۔

---

(۱) قندوزی حنفی: ینابیع المودۃ لذوی القربی، ج۳،ص۱۶۷بنقل از فصل الخطاب لوصل الاحباب، خواجہ پارسای بخاری حنفی۔

حضرت امام محمد تقیؑ کی نگاہ میں

۱۰- حاکم نیشاپوری شافعی نے اپنی اسناد کے ساتھ روایت نقل کی ہے کہ حضرت امام محمد تقیؑ نے فرمایا:

"من زارَقبرَ اَبی غَفرَ اللّٰهُ له ما تقدَّ مَ مِن ذنبِهِ و ما تأخَّرَ ، و اذا کان یومُ القیامةِ یُنصَبُ له منبرٌ بحِذاءِ منبرِ رسولِ اللهِ ؐ حتّی یَفرُغَ اللّٰهُ مِن حسابِ عبادِهِ"۔(۱)

جو شخص بھی میرے والد گرامی کی قبر اطہر کی زیارت کرے خداوند عالم اس کے گذشتہ اور آئندہ گناہوں کو بخش دے گا اور جب قیامت کا دن طلوع ہوگا تو اس کا مقام رسول خداؐ کے منبر کے سامنے ہوگا یہاں تک کہ خداوند عالم تمام اہل عالم کے حساب سے فارغ ہو جائے۔

حضرت امام علی نقیؑ کی نگاہ میں

۱۱- حاکم نیشاپوری شافعی نے اپنے اسناد کے ساتھ صقر بن دلف سے روایت نقل کی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام علی نقیؑ سے سنا کہ آپ نے فرمایا:

---

(۱) جوینی شافعی: فرائد السمطین فی فضائل المرتضیٰ والبتول والسبطین والآئمۃ من ذریتھم، ج۲، ص ۱۹۵، ح ۴۷۳ بنقل از تاریخ نیشاپور، حاکم نیشاپوری شافعی۔

''مَن کانَت له اِلی اللّهِ حاجَةٌ فلیزُرْ قبرَ جدِّی الرِّضا بِطوس ، و هو علَی غُسلٍ ولیُصلِّ عندَ رأسِهِ رکعتینِ و یسألِ اللهَ تعالی حاجتَهُ فی قُنُوتِهِ ، فاِنَّه یُستَجابُ له ما لم یسأله فی مأثمٍ او قطیعةِ رحمٍ، و اِنّ موضعَ قبرہ لَبُقعةٌ من بُقاعِ الجنّةِ، لا یزورُهامؤمنٌ اِلّااعتقَهُ اللّهُ من النّارِ و اَدخلَهُ الدّارِ''۔(۱)

جس شخص کو کوئی حاجت پیش آئے وہ طوس میں میرے جد بزرگوار حضرت امام رضاؑ کی قبر کی زیارت کرے، اس حال میں کہ غسل کئے ہوئے ہو، آپ کے سرہانے دو رکعت نماز بجالائے اور نماز کے قنوت میں پروردگار سے اپنی حاجت طلب کرے ۔وہ دعاؤں کے مستجاب ہونے کا مقام ہے بشرطیکہ اس کی دعا قطع رحم یا گناہ کے سلسلے میں نہ ہو، جس مکان میں امام رضاؑ مدفون ہیں وہ جنت کے ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا ہے ۔اس مقام کی جو مؤمن بھی زیارت کرے گا خداوند عالم اس کو جہنم سے آزاد کرے گا اور جنت میں داخل کرے گا۔

---

(۱) جوینی شافعی: فرائد السمطین فی فضائل المرتضٰی والبتول والسبطین والآئمۃ من ذریتھم ، ج۲،ص ۱۹۳، ح ۴۷۰ بنقل از تاریخ نیشاپور، حاکم نیشاپوری شافعی۔

دوسری فصل

زیارت اہل سنت کی نظر میں

حضرت امام علی رضاؑ اپنی بابرکت زندگی میں بہت زیادہ فضائل وکرامات رکھتے تھے کہ جن میں نقطہ اوج وکمال وہ وقت ہے کہ جب آپ نیشاپور میں وارد ہوئے اور آپ کی قدم بوسی کے لیے اس علاقے کے علماء اور اہل سنت آپ کے مرکب وسواری کی خاک پا سے متبرک ہوئے۔(۱)

لیکن یہ کرامات وبرکات فقط آپ کی نورانی زندگی ہی سے مخصوص نہ تھیں بلکہ شہادت کے بعد بھی علماء اہل سنت کی تصریح کے مطابق حضرت امام رضاؑ کی قبر مبارک اسی تیسری، چوتھی صدی سے آج تک علماء اہل سنت کے توسل وزیارت کا مقام رہا ہے اور تمام لوگ اس روضہ مبارکہ سے شفا حاصل کرتے ہیں، انہیں کے بیانات کے مطابق لوگوں کی زیارت وتوسلات میں ہر سال اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

----

(۱) حضرت امام رضاؑ کا شہر نیشاپور میں ورود اور علماء واہل سنت عوام کے برتاؤ کے سلسلے میں اور زیادہ معلومات کے لیے دیکھیے-: محمد محسن طبسی: حدیث سلسلة الذہب بہ روایت اہل سنت)

گویا جو روایات حضرت پیغمبر اکرمؐ اور آپ کے اہل بیت علیہم السلام کی جانب سے حضرت امام رضاؑ کے روضہ مبارکہ کی زیارت، اور آپ کی مظلومیت وغربت کے سلسلے میں وارد ہوئی ہیں، سبب قرار پائیں کہ آپؑ کے مرقد مطہر کی طرف لوگوں کا سیل رواں ہو اور رسول اکرمؐ کے جگر گوشہ اور پارہ تن کے خصوصی احترام کا سبب بنے۔

یہ بیانات اس مسئلہ کو بھی روز روشن کی طرح واضح کر دیتے ہیں کہ اہل بیت علیہم السلام کی قبور کی زیارت ایک تاکید شدہ سنت نبوی ہے جو وہابیت کے بے بنیاد توہمات پر خط بطلان کھینچتا ہے۔

چوتھی صدی ہجری

۱- ابوبکر بن خزیمۃ شافعی (۱) (۳۱۱ھ) اور ابوعلی ثقفی شافعی (۲) (۳۲۸ھ)۔

----

(۱) ابن خزیمہ، اہل سنت کے نزدیک ایک خاص اہمیت ومقام کے حامل ہیں اس طرح کہ ان کو "شیخ الاسلام، امام الامۃ، حافظ، حجۃ، فقیہ، بے نظیر اور سنت رسول کو زندہ کرنے والا جیسے القاب و الفاظ سے نوازا جاتا ہے۔ اور علم، حدیث، فقہ واتقان میں ان کی مثالیں دی جاتی ہیں (ذہبی شافعی : سیر اعلام البلاء، ج۱۴، ص۳۶۵-۳۷۷)۔

(۲) ابوعلی ثقفی کو "امام، محدث، فقیہ، علامہ، شیخ خراسان، خراسان میں مدرس فقہ شافعی، اپنے زمانے میں مخلوق پر اللہ کی حجت جیسے الفاظ والقاب سے یاد کیا جاتا ہے کہ جو ان کی عظمت واہمیت پر دلالت کرتا ہے (ذہبی شافعی: سیر اعلام البلاء، ج۱۴، ص۲۸۰-۲۸۲)۔

حاکم نیشاپوری شافعی کا بیان ہے:

”سمعتُ محمّد بن المؤمّل بن حسن بن عیسی یقول : خرجنا مع اِمامِ اَھلِ الحدیثِ اَبی بکرِ بنِ خزیمة و عدیلِه اَبی علی الثقفی مع جماعةٍ من مشایخنا ، وھم اِذذاك متوافِرون اِلی زیارةِ قبرِ علیٍّ بنِ موسی الرضا بطوسَ ، قال : فرأیتُ من تعظِیمِه (ابن خزیمة) لِتلك البُقعةِ و تواضعِه لھا و تَضرُّعِه عندَھا ما تَحیَّرنا“۔(۱)

حاکم کا بیان ہے کہ میں نے محمد بن مؤمل سے سنا وہ کہتا ہے کہ ہم ایک روز اہل حدیث کے امام و رہبر ابوبکر بن خزیمہ و ابوعلی ثقفی اور دیگر اپنے اساتید و بزرگوں کے ہمراہ حضرت امام علی رضاؑ کے مرقد مبارک پر زیارت کے لیے گئے، وہ لوگ شہر طوس میں آپؑ کی زیارت کے لیے بہت زیادہ جاتے تھے، محمد بن مؤمل کا بیان ہے کہ ابن خزیمہ کا حضرت رضاؑ کی قبر مبارک پر گریہ وزاری اور توسل و احترام و تواضع اس قدر زیادہ تھا کہ ہم سب لوگ تعجب و حیرت میں پڑے ہوئے تھے۔

اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز راوی کا یہ جملہ ہے کہ جو مذکورہ روایت کا تسلسل ہے لیکن افسوس کہ بہت سے مؤرخین و محدثین نے اس کو نقل نہیں کیا، راوی کا بیان ہے:

---

(۱) جوینی شافعی: فرائد السمطین فی فضائل المرتضٰی والبتول والسبطین والآئمۃ من ذریتھم، ج ۲، ص ۱۹۸، ح ۴۷۷ بنقل از تاریخ نیشاپور، حاکم نیشاپوری شافعی۔

”ذاك بمشهدٍ من عدّةٍ من آلِ السلطانِ و آل شاذان ابنِ نعيم و آل الشنقشين و بحضرةِ جماعةٍ من العلويّةِ من اَهلِ نيسابور و هراة و طوس و سرخس ، فدوّنوا شمائلَ اَبی بکر محمّد بن اسحاق عند الزيارةِ و فرِحوا و تصدَّقوا شکراً للّهِ علی ما ظهرَ من اِمامِ العلماءِ عندَ ذالك الِامام و المشهدِ و قالوا باَجمعِهم : لو لم يعلَم هذا الِامامُ اَنَّه سنةٌ و فضيلةٌ لما فعلَ هذا ۔“(۱)

راوی کہتا ہے کہ حضرت امام علی رضاؑ کے مرقد مطہر پر ابن خزیمہ کا یہ گریہ وزاری اور احترام وتواضع اور تعظیم، سلطان کے خاندان کے حضور اور خاندان شاذان و خاندان شنقشین نیز نیشاپور، ہرات و سرخس کے شیعوں و علویوں کے سامنے انجام پایا اور سب نے ابن خزیمہ کی یہ حرکات وسکنات کو جو انہوں نے حضرت امام رضاؑ کے روضہ مبارکہ پر انجام دیں ، دیکھا اور ثبت و ضبط کیا ۔ ابن خزیمہ کی اس روش اور آنحضرتؑ کی قبر مطہر کی زیارت سے تمام افراد بہت خوش ہوئے نیز امام العلماء کی اس روش پر خوشی اور شکر خدا میں صدقات دیئے اور سب نے بیک زبان یہ کہا کہ اگر یہ کام (اہل بیتؑ کی قبروں کے سامنے گریہ وزاری، احترام وتواضع اور تعظیم) سنت نہ ہوتا اور فضیلت نہ رکھتا تو کبھی بھی ابن خزیمہ اس طرح انجام نہ دیتے ۔

---

(۱) جوینی شافعی: فرائد السمطین فی فضائل المرتضیٰ والبتول والسبطین والآئمۃ من ذریتھم ، ج ۲، ص ۱۹۸، ح ۴۷۷ بنقل از تاریخ نیشاپور، حاکم نیشاپوری شافعی ۔

۲-ابن حبان بستی شافعی (۱) (۳۵۴ھ) ۔:

”علیّ بن موسی الرضا اَبو الحسن من سادات اَهلِ البیتِ و عقلائِهم و جُلَّةِ الهاشمیینَ و نُبلائِهم ، یجبُ اَن یُعتبرَ حدیثُه اذا رُوِیَ عنه ۔ ۔ ۔قد زرتُه (قبره) مراراً کثیرة وما حَلَّت بی شدَّةٌ فی وقتِ مَقامی بطوسَ فزرتُ قبرَ علیّ بن موسی الرضا ،صلوات اللّٰه علی جدِّه و علیه ، و دعوتُ اللّٰه اِزالَتَها عنی اِلّا استُجِیبَ لی ، زالَت عنِّی تلكَ الشدَّةُ و هذا شیٌٔ جرَّبتُه مراراً فوجدتُه کذالك ، اَماتَنا اللهُ علی محبَّةِ المصطفی و اَهلِ بیتِه“۔(۲)

---

(۱) ابن حبان بستی شافعی اہل سنت کے نزدیک ایک خاص اہمیت ومقام کے حامل ہیں اس طرح کہ ان کو”امام، علامہ، حافظ، شیخ خراسان، علم فقہ، لغت وحدیث کا ستون اور عقلاء رجال سے تعبیر کیا جاتا ہے۔(سمعانی شافعی : الانساب ج ۲، ص ۲۰۹۔ ذہبی شافعی : سیر اعلام النبلاء، ج ۱۶، ص ۹۲۔ صفدی شافعی : الوافی بالوفیات، ج ۲، ص ۳۱۷۔ سبکی شافعی : الطبقات الشافعیۃ الکبری ، ج ۳، ص ۱۳۱۔ ابن تغری حنفی : النجوم الزاہرہ فی ملوک مصر وقاہرہ، ج ۳، ص ۳۴۲) جب کہ یہ بات بھی واضح رہے کہ ابن حبان وہ شخص ہے کہ جس نے اپنی کتاب الثقات میں فرزند رسول خداؐ امام حسینؑ کے قاتل یزید بن معاویہ کو افراد ثقہ میں سے شمار کیا ہے!(ابن حبان بستی شافعی : الثقات، ج ۲، ص ۳۰۶) اور اسی شخص نے امیر المؤمنین کے اصحاب کو اپنی کتاب المجروحین میں ضعفاء ومتروکین میں سے شمار کیا ہے(المجروحین، ج ۱، ص ۲۲۲، و ۲۶۷ و ۲۹۸۔ ج ۲، ص ۱۷۶)۔

(۲) ابن حبان بستی شافعی: کتاب الثقات، ج ۸، ص ۴۵۷۔

حضرت ابوالحسن علی بن موسی الرضاؑ، اہل بیتؑ کے بزرگان وعقلاء اور ہاشمی خاندان کے بزرگوں اور شرفاء میں سے ہیں، جب ان سے کوئی روایت نقل ہوتو اس پر اعتبار کرنا واجب ہے۔۔۔ میں نے کئی مرتبہ ان کی قبر مطہر کی زیارت کی ہے۔ اور شہر طوس میں میرے قیام کے دوران جب کبھی بھی مجھ پر کوئی مشکل پڑی تو میں نے حضرت علی بن موسی رضاؑ - آپ اور آپ کے جد بزرگوار پر خدا کا درود وسلام ہو- کی قبر پاک کی زیارت کی اور خداوند عالم کی بارگاہ میں اپنی مشکل کے حل کے لیے دعا مانگی تو میری دعا مستجاب ہوگئی اور وہ مشکل حل ہوگئی، یہ تجربہ میں نے وہاں پر کئی مرتبہ کیا اور ہر مرتبہ ایسا ہی ہوا۔ خداوند عالم ہمیں محبت رسولؐ وآل رسولؐ پر موت عطا کرے۔

۳- محمد بن علی بن سہل شافعی (۱) (۴۰۵ھ)۔

---

(۱) محمد بن علی بن سہل، شافعی مذہب کے بزرگوں میں سے ہیں ان کی شخصیت کے بارے میں ذہبی شافعی نے اس طرح تحریر کیا ہے ''العلامہ، شیخ الشافعیة --- وھو من اصحاب الوجوہ'' یہی ذہبی، حاکم نیشاپوری شافعی سے محمد بن علی بن سہل شافعی کے بارے میں اس طرح نقل کرتا ہے: ''کان اعرب الاصحاب بالمذھب و ترتیبه'' وہ مذہب اور اس کی ترتیب میں تمام علماء سے زیادہ عقلمند شخص ہے۔ دیکھیے :- ذہبی شافعی : سیر اعلام النبلاء، ج۱۶، ص ۴۴۶-۴۴۷۔

حاکم رقمطراز ہیں:

”سمعتُ اَبا الحسن محمّد بن علیّ بن سهل الفقيه يقول: ما عرَضَ لی مُهِمٌّ من اَمرِ الدين و الدنيا ، فقَصَدتُ قبرَ الرضا لتلكَ الحاجةِ ، و دعوتُ عندَ القبرِ اِلّا قُضِيَت لی تلكَ الحاجةُ ، و فرَّجَ اللهُ عنّی ذالك المُهِمَّ ـ ـ ـ و قد صارَت اِلیَّ هذهِ العادةُ اَن اَخرُجَ اِلی ذالك المشهدِ فی جميعِ ما يَعرُضُ لی ، فاِنَّه عندی مُجرّبٌ“۔(۱)

میں نے ابوالحسن محمد بن علی بن سہل فقیہ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ مجھ کو جب کبھی بھی کوئی دینی یا دنیوی مشکل پیش آئی میں نے اس حاجت کی طلب کے لیے حضرت علی رضاؑ کی قبر مطہر کا ارادہ کیا اور آپؑ کی قبر کے قریب جا کر دعا کی وہ حاجت برآئی اور خداوند عالم نے میری وہ مشکل آسان کردی۔۔۔ یہ میری عادت بن چکی تھی کہ میں ہر مشکل مسئلہ میں آپ کی زیارت کے لیے جاتا اور حاجت طلب کرتا اور یہ چیز میرے نزدیک تجربہ شدہ ہے۔

---

(۱) جوینی شافعی: فرائد السمطین فی فضائل المرتضیٰ والبتول والسبطین والآئمۃ من ذریتھم، ج۲،ص ۲۲۰، ح۴۹۶ بنقل از تاریخ نیشاپور، حاکم نیشاپوری شافعی۔

پانچویں صدی ہجری

۴-حاکم نیشاپوری شافعی (۱)(۴۰۵ھ)۔

”وقد عرَّفنی اللّٰہُ من کراماتِ التُربةِ خیرَ کرامةٍ ، منھا : اَنّی کنتُ متقرساً لا اَتحرّكُ اِلّا بجُھدٍ فخرجتُ وزرتُ و انصرفتُ اِلی نوقان بخُفَّین من کرابیسَ ، فاَصبحتُ من الغدِ بنَوقان و قد ذھبَ ذالك الوجعُ و انصرفتُ سالماً اِلی نیسابورَ“۔(۲)

خداوند عالم نے مجھے اس تربت اقدس اور قبر مطہر کی کئی کرامات دکھائیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ جب میں جوڑوں کی خشکی و درد میں مبتلا ہوا اور بڑی مشکل سے چلتا پھرتا تھا تو گھر سے باہر آیا اور حضرتؑ کی قبر پاک کی زیارت کی اور ٹاٹ کی جوتیاں پہن کر پا پیادہ نوقان پہنچا رات وہیں گذاری صبح نمودار ہوئی تو میرا تمام درد ختم ہو چکا تھا اور میں صحیح و تندرست نیشاپور واپس آیا۔

---

(۱) ذہبی شافعی ان کے بارے میں کہتے ہیں ”الامام ، الحافظ ، الناقد، العلامہ ، شیخ المحدثین--- کان من بحور العلم ”سیر اعلام النبلاء، ج ۱۷، ص ۱۶۳-۱۶۵۔ سبکی شافعی کا بیان ہے ”کان اماما جلیلا و حافظا حفیلا ، اتفق علی امامته و جلالته و عظیم قدره“ الطبقات الشافعیة الکبری، ج ۴، ص ۱۵۶، نمبر ۳۲۸۔

(۲) جوینی شافعی: فرائد السمطین فی فضائل المرتضٰی والبتول والسبطین والآئمة من ذریتھم ، ج ۲، ص ۲۲۰، ح ۴۹۶ بنقل از تاریخ نیشاپور، حاکم نیشاپوری شافعی۔

حاکم نیشاپوری شافعی اپنے مذکوہ کلام کے ساتھ اہل سنت کے بزرگوں کے آنخضرتؑ کے دربار میں شفا پانے کو بطور شہادت پیش کرتے ہیں اور ان کے اعترافات کا ذکر کرتے ہیں کہ جن میں سے ہم بعض کی طرف اشارہ کریں گے۔

۵-ایک مصری مسافر بنام حمزہ:

حاکم نیشاپوری نے اپنی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے:

''کنتُ بمَرو الرُّود ، فلیقتُ بها رجلاً من اَهلِ مصرَ مُجتازاً اِسمُه حمزةُ ، وقد ذکرَ اَنَّه خرجَ من مصرَ زائراً لمشهدِ الرضاؑ بطوسَ ، و(ذکر) اَنَّه لمَّا دخلَ المشهدَ کان قُربَ غُروبِ الشمسِ فزارَ (الامام) وصلّی ولم یکن (فی) ذالك الیومِ زائرٌ غیرُه ، فلمّا صلّی العَتَمةَ اَرادَ خادمُ القبرِ اَن یُخرِجَه (أ) و یُغلِقَ علیه البابَ ، فسألَه اَن یُغلِقَ علیه البابَ و یدَعه فی المسجدِ لیُصلِّی فیه ، فاِنّه جاءَ من بلَدٍ شاسِعٍ ، ولا یُخرِجَه ، فاِنّه لا حاجةَ له فی الخروجِ، فترکَه وغَلَقَ علیه البابَ ، فاِنَّه کان یُصلِّی وحدَهُ اِلی اَن اَعیا، فجلسَ و وضعَ رأسَهُ علی رکبَتیهِ لیستریحَ ساعةً ، فلمّا رفعَ رأسَه رأی فی الجدارِ مواجهَ وجهِه رُقعَةً علیها هذانِ البیتان:

من سرَّهُ اَن یَری قبراً برؤیتِه — یُفرِّجُ اللّهُ عَمَّن زارَ(ہ) کُربَه

فَلیأتِ ذاالقبرِ اِنّ اللّهَ اَسکَنَه — سُلالَةً من رسولِ اللّهِ مُنتَجَبَه

قال: فقُمتُ و اَخذتُ فی الصلاةِ اِلی وَقتِ السحَرِ ، ثمَّ جَلَستُ کَجَلسَتی الاوُلی وَ وَضعتُ رأسی علی رکبَتیّ ، فلمّا رفعتُ رأسی لم أرَ علی الجدارِ شیأ ۔

و کان الذی رآہُ مکتوباً رَطباً ، کاَنّہ کُتِبَ فی تلكَ الساعةِ ۔ قال فانفَلَقَ الصبحُ و فُتِحَ البابُ و خرجَ من هناكَ "۔(۱)

میں مرورود میں تھا کہ حمزہ نامی ایک مصری مسافر سے ملاقات ہوئی اس نے کہا کہ وہ مصر سے حضرت امام رضاؑ کی بارگاہ کی زیارت کے ارادے سے طوس میں آیا ہے اور کہا کہ جیسے ہی اس روضے میں وارد ہوا غروب آفتاب کا وقت قریب تھا، حضرتؑ کی قبر مطہر کی زیارت کی اور نماز پڑھی، اس روز اس کے علاوہ کوئی اور زائر نہ تھا، جب نماز عشاء سے فارغ ہوا تو خادم قبر نے چاہا کہ اس کو روضے سے باہر نکال دے اور دروازہ بند کر دے اس نے خادم سے چاہا کہ اس کو روضے کے اندر ہی بند کر دے اس کو باہر نہ نکالے چونکہ وہ دور سے آیا ہے اور اس کو باہر کوئی کام بھی نہیں ہے، پس خادم نے اس کو وہیں چھوڑ دیا اور روضے کو بند کر کے چلا گیا وہ تنہا مشغول نماز رہا یہاں تک کہ تھک گیا اور اپنے سر کو اپنے گھٹنوں پر رکھ کر آرام کرنے لگا،

---

(۱) جوینی شافعی: فرائد السمطین فی فضائل المرتضیٰ والبتول والسبطین والآئمۃ من ذریتھم، ج۲، ص ۱۹۶، ح ۴۷۴، بنقل از تاریخ نیشاپور، حاکم نیشاپوری شافعی۔

جب سر کو اٹھایا تو اپنے سامنے کی دیوار پر دیکھا جس پر مندرجہ ذیل دو شعر لکھے ہوئے تھے:

ے من سرّہُ اَن یری قبراً برؤیتِہ یُفرِّجُ الله عمَّن زارَ(ہ) کُربَہ

فلیأتِ ذاالقبرِ اِنّ اللّٰہَ اسکنہ سُلالۃً من رسولِ اللّٰہِ مُنتَجبہ

(جو شخص اس قبر کی زیارت کرنے سے خوشحال ہوتا ہے خداوند عالم اس کی تمام پریشانیوں کو دور کر دیتا ہے پس اس صاحب قبر کے پاس آؤ کہ اس کو خداوند متعال نے یہاں سکونت عطا کی ہے اور یہ اللہ کے رسول کا منتخب وسلالہ پاک ہے)۔

حمزہ مصری کا بیان ہے کہ میں کھڑا ہوا اور نماز میں مشغول ہو گیا یہاں تک کہ سحر ہوگئی اور میں پھر تھک گیا اپنے سر کو اپنے گھٹنوں پر رکھا اور بیٹھ گیا پھر جب میں نے اپنے سر کو اٹھایا تو دیکھا کہ وہ تحریر شدہ اشعار دیوار پر نہیں ہیں۔ جبکہ وہ تحریر تازہ روشنائی سے لکھی ہوئی تھی گویا کہ اسی وقت کسی نے تحریر کی ہے۔ اس کا کہنا کہ صبح ہوئی دروازہ کھلا اور وہ باہر نکلا۔

۶۔محمد بن قاسم شافعی:

جوینی شافعی نے اپنی اسناد کے ساتھ محمد بن قاسم نیشاپوری سے نقل کیا ہے:

”سمعتُ الشیخَ اَبا الحسنِ محمّد بن القاسم الفارسی بنیسابور قال: کنتُ (أنکِرُ) علی من قصدَالمشھدَ بطوسَ للزیارۃِ !واَصرَرتُ علی ھذا الاِنکارِ، فاتّفقَ اَنی رأیتُ لیلۃً ،فیمایَری النائمُ کاَنِّی بطوسَ فی المشھدِ

(و) رأیتُ رسولَ اللّٰہَ قائماً ورأَصندوقِ القبرِ یصلّی فسمعتُ ھاتفاً من فوق و (ھو) یُنشِدُ و یقول:

من سرّہُ اَن یری قبراً برؤیتِہ   یُفرِّجُ اللہ عمَّن زارَ(ہ) کُربَہ
فلیأتِ ذاالقبرِ اِنّ اللّٰہَ اسکنہ   سُلالۃً من رسولِ اللّٰہِ مُنتَجَبہ

و کان یشیرُ فی الخطابِ اِلی رسولِ اللّٰہِ قال : فاستیقَظتُ من نومی کاَنّی غَریقٌ فی العَرَقِ فنادیتُ غلامی یُسرِجُ دابَّتی فی الحالِ فَرکِبتُھا و قَصدتُ الزیارۃ و تَعَّودتُ فی کلِّ سنۃٍ مرتینِ ، قلت: اَروی ھذہ الرؤیا و جمیعَ مرویّاتِ السّلارِ اَبی الحسن مکّی بن منصور بن علان الکرجی ، عن الشیخ محی الدین عبد المحی بن اَبی البرکات الحربی اِجازۃً بروایتِہ عن الِامام مجد الدین یحی بن الربیع بن سلیمان بن حراز الواسطی اِجازۃً عن اَبی زرعۃ طاھر بن محمّد بن طاھر بن علیّ المقدسی ، عنہ اِجازۃً " ۔(۱)

محمد بن قاسم کا کہنا ہے کہ میں ان لوگوں میں سے تھا کہ جو حضرت امام رضاؑ کی زیارت کے قائل نہ تھے اور لوگوں کو آپ کی زیارت سے منع کرتا تھا، ایک شب خواب دیکھا کہ میں مشہد میں ہوں اور حضرت امام رضاؑ کی قبر مطہر کے پاس حضرت پیغمبر اکرمؐ

---

(۱) جوینی شافعی: فرائد السمطین فی فضائل المرتضٰی والبتول والسبطین والآئمۃ من ذریتھم، ج۲، ص ۱۹۷، ح ۴۷۵ بنقل از تاریخ نیشاپور، حاکم نیشاپوری شافعی۔

نماز میں مشغول ہیں اسی وقت اچانک ایک آواز سنی کہ کوئی کہہ رہا ہے:

جو شخص چاہتا ہے کہ کسی قبر کو دیکھے اور اس کی زیارت کرے کہ خداوند عالم اس کی مشکلات کو برطرف کردے تو اس صاحب قبر کے پاس آئے، خداوند عالم نے اس کو یہ مقام عطا فرمایا ہے کہ یہ رسول خداؐ کے سلالہ و ذریت اور منتخب افراد میں سے ہے۔ اس وقت پیغمبر اکرمؐ کی طرف اشارہ تھا۔

محمد بن قاسم کا بیان ہے کہ میں خواب سے اٹھا تو پسینے میں شرابور تھا میں نے اسی وقت اپنے غلام کو آواز دی اور کہا ابھی میری سواری کو آمادہ کرو، میں سوار ہوا اور زیارت کو نکل پڑا، اس کے بعد میں ہر سال دو مرتبہ حضرتؑ کی زیارت کو آتا ہوں۔

میں نے اس خواب اور تمام مرسلات سلار ابی الحسن مکی بن منصور بن علان کرجی کو شیخ محی الدین عبدالمحی بن ابی البرکات حربی کے ذریعے کہ جن کو اجازہ روایت حاصل ہے امام مجدالدین یحی بن ربیع بن سلیمان بن حزار واسطی سے اور خود ان کو اجازہ حاصل ہے ابوزرعہ طاہر بن محمد بن طاہر بن علی مقدسی سے، نقل کیا ہے۔

۷- فخر الدین ادیب جندی شافعی:

جوینی شافعی کہتے ہیں:

"لقد اَنشدَنا الِامامُ الفاضلُ الحسَنُ الاَخلاقِ والشمائلِ فخرُالدین هبةُ اللّٰهِ بن محمّد بن محمود الاَدیب الجندی رحمَهُ اللهُ تعالی، لنفسهِ بالمَشهدِالمقدّسِ الرضوی علی مشرِّفهِ السلام فی زیارتِنا الاُولی لها،

جعلَها اللّٰهُ مبرورةً وفی صحائفِ الَاعمال المقبولَةِ مسطورةً :

اَیا من مُناه رضی ربَّه   تهیّأ وَ اِن مُنكِرُ الحُسنِ لامِ

فزُر مشهداً للامامِ الرضا   علیّ بن موسی علیه السلامِ"۔(۱)

ہمارے لیے فاضل ارجمند رہبر خوش اخلاق وخوب صورت وخوب سیرت فخر الدین ہبۃ اللہ بن محمد بن محمود ادیب جندی نے -خدا ان پر رحمت نازل فرمائے- ہماری مشہد مقدس رضوی -اس صاحب قبر پر درود وسلام ہو - کی پہلی زیارت میں کہ خداوند اس کو نیک قرار دے اور اعمال مقبولہ میں سے شمار فرمائے۔ اسطرح شعر لکھے:

اے وہ شخص کہ جس کی آرزو خداوند عالم کی رضایت وخوشنودی ہے، آمادہ رہ، یہ واضح رہے کہ اچھائیوں کے منکر کی ملامت ہوتی ہے لہذا حضرت امام علی بن موسی الرضاؑ کے روضہ مبارکہ کی زیارت کر۔

۸- ابونصر موذن نیشابوری شافعی:

جوینی شافعی نے ابونصر موذن نیشابور سے نقل کیا ہے:

"اَصابَتنی علّةٌ شدیدةٌ ثَقُلَ فیها لسانی فلم اَقدِر منها علی الکلامِ ،

---

(۱) جوینی شافعی: فرائد السمطین فی فضائل المرتضٰی والبتول والسبطین والآئمۃ من ذریتھم ،ج۲،ص ۱۹۸،ح ۴۷۶بنقل از تاریخ نیشاپور، حاکم نیشاپوری شافعی۔

فَخطَرَ ببالی زیارةَ الرضاعلیه السلام و الدعا عندَه و التوسّلَ بهِ اِلی اللّٰهِ تعالی ، لیُعافِینی ، فخَرجتُ زائراً وزرتُ الرضا و قُمتُ عندَ رأسهِ و صلَّیتُ رکعتینِ ، و کنتُ فی الدعا و التَّضرُّعِ مُستَشفِعاً صاحبَ القبرِ اِلی اللّٰه عزّو جلّ ، اَن یُعافِینَی من علَّتی و یَحُلَّ عُقدَةَ لسانی اِذ ذهبَ بی النومُ فی سجودِی ، فرأیتُ فی منامی کاَنَّ القبرَ قد انفرَجَ فخرجَ منه رجلٌ آدِمُ کَهلٌ شدیدُ الُادمَةِ فدنا منِّی فقال : یا اَباالنضر! قل "لااِلهَ اِلّا اللّٰهُ" قال : فأومأتُ اِلیه کیفَ اَقول ذالك و لسانی مُنغَلِقٌ؟ فصاحَ علیّ صیحةً و قال : تُنکِرُ للهِ القدرةَ ؟ قل : "لااِلهَ اِلّا اللّٰهُ" قال: فانطلَق لسانی فقلتُ: "لااِلهَ اِلّا اللّٰهُ" و رجَعتُ اِلی منزِلی راجلاً و کنتُ اَقول : "لااِلهَ اِلّا اللّٰهُ" ولم یَنغَلِق لسانی بعدَ ذالكَ"۔(۱)

میں ایک بہت سخت بیماری میں مبتلا ہوا کہ جس کے اثر سے میری زبان بند ہوگئی اور گفتگو کرنے پر قادر نہ رہا، میرے ذہن میں خیال آیا کہ حضرت امام رضاؑ کی زیارت کو جاؤں اور آپ کی قبر کے پاس نماز پڑھ کر دعا کروں۔

---

(۱) جوینی شافعی: فرائد السمطین فی فضائل المرتضٰی والبتول والسبطین والآئمۃ من ذریتھم ،ج۲،ص ۲۱۷، ح۴۹۱بنقل از تاریخ نیشاپور، حاکم نیشاپوری شافعی۔

حضرتؑ کو وسیلہ قرار دوں کہ خداوند عالم مجھے اس بیماری سے نجات دے، میں زیارت کی نیت سے نکلا اور حضرتؑ کی زیارت سے مشرف ہوا آپ کے سرہانے کھڑے ہوکر دو رکعت نماز پڑھی، اسی دوران خداوند عالم سے گریہ زاری کی حالت میں صاحب قبر کا واسطہ دے کر دعا مانگتا رہا اور شفا طلب کرتا رہا کہ پروردگار مجھے اس بیماری سے شفا عطا فرمائے اور میری زبان کی گرہ کو کھول دے کہ اچانک مجھے حالت سجدے میں نیند آ گئی، میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا چاند شق ہوا، اس میں سے ایک انتہائی خوبصورت بزرگ برآمد ہوئے اور میرے قریب آ کر کہا اے ابونصر کہو: ”لا اِلٰہَ اِلّا اللّٰہُ“ میں نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ میں یہ کلمہ کیسے کہہ سکتا ہوں میں گونگا ہوں بول نہیں سکتا وہ بزرگ سخت لہجے میں بولے کہ تم قدرت خدا سے انکار کررہے ہو کہو ”لا اِلٰہَ اِلّا اللّٰہُ“ اچانک میری زبان کھل گئی اور میں نے کہا ”لا اِلٰہَ اِلّا اللّٰہُ“ تب میں خداوند عالم کے شکرانے کے طور پر مشہد سے اپنے گھر نیشاپور تک پیدل آیا اور تمام راستے میری زبان پر یہی کلمہ تھا ”لا اِلٰہَ اِلّا اللّٰہُ“ وراس کے بعد کبھی بھی میری زبان بند نہ ہوئی۔

۹- ایک نامعلوم شخص

حاکم نیشاپوری شافعی اپنی اسناد کے ساتھ نقل کرتے ہیں:

"سمعتُ رجلاً ذهبَ عنی اسمُه عندَ قبرِ الرضا (یقول : کنتُ) اُفکِّرُ فی شَرَفِ القبرِ و شَرَفِ من توارى فيه فتَخالَجَ فی قلبی الِانکارُ علی بعضِ من بها فضَربتُ بیدی الی المُصحفِ مُتفألاً ، فخرجَت هذه الآية﴿و یَستَنبِؤُنَكَ اَحقٌ هُوَ قُل اِی وَ ربّی اِنَّه لَحَقٌ﴾(سوره یونس(۱۰)آیت ۵۳)حتّی ضرَبتُ ثلاثَ مرّاتٍ فخرجَ فی کلِّها هذه الآيةُ"۔(۱)

ایک مرد سے کہ جس کا نام میرے ذہن سے نکل گیا ہے سنا کہ جو قبر امام رضا کے نزدیک کھڑا ہوا کہہ رہا تھا کہ میں اس قبر اور صاحب قبر کی عظمت وشرافت و بزرگی کے بارے میں سوچتا تھا کہ میرے دل میں صاحب قبر کے متعلق کچھ چیزوں کے بارے میں شک وشبہ ہوا اوران کا انکار کر بیٹھا لہذا میں نے قرآن کریم سے تفأل و استخارہ کیا تو یہ آیت آئی کہ " تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ کیا وہ حق ہے تو کہدے کہ ہاں خدا کی قسم وہ حق ہے"۔

یہاں تک کہ میں نے تین مرتبہ قرآن سے فأل واستخارہ کیا ہر مرتبہ یہی آیت آئی۔

---

(۱) جوینی شافعی: فرائد السمطین فی فضائل المرتضی والبتول والسبطین والآئمۃ من ذریتھم ،ج۲،ص ۲۱۸، ح۴۹۳ بنقل از تاریخ نیشاپور، حاکم نیشاپوری شافعی۔

۱۰- زید فارسی:

حاکم نیشاپوری شافعی اپنی اسناد کے ساتھ زید فارسی سے نقل کرتے ہیں:

''کنتُ بمروِ الرُّودِ منقرساً مدّةَ سنتینِ لا اَقدِرُ اَن اقوَم قائماً و لا اَن اُصلِّی قائماً ، فأُرِیتُ فی المنامِ:ألا تَمرَّ بقبرِ الرضاو تَمسحَ رجلیكَ به و تدعو اللّهَ تعالی عندَ القبرِ حتّی یذهبَ ما بكَ ؟(قال)فأكتَریتُ(دابَّةً)و جئتُ اِلی طوسَ و مسحتُ رجلیَّ بالقبرِ و دعوتُ اللهَ عزّ و جلّ فذهبَ عنِّی ذالكَ النقرسَ و الوجعَ فأنا ھاھنا منذُ سنتین و ما نقرستُ''۔(۱)

میں مرورود میں تھا کہ مرض نقرس (جوڑوں کے درد) میں مبتلا ہوا یہاں تک کہ مجھ سے کھڑا بھی نہیں ہوا جاتا تھا اور کھڑے ہو کر نماز بھی نہیں پڑھ سکتا تھا کہ ایک شب مجھے خواب میں بشارت ہوئی کہ قبر امام رضاؑ پر کیوں نہیں جاتا اور ان کی قبر سے اپنے آپ کو کیوں مس نہیں کرتا اور خدا سے آپؑ کی قبر مبارک کے پاس اور ان کو واسطہ قرار دے کر کیوں دعا نہیں کرتا تا کہ یہ مشکل حل اور مرض دور ہو جائے، پس میں نے ایک جانور سواری کے لیے کرائے پر لیا اور طوس پہنچا اپنے آپ کو حضرتؑ کی قبر مطہر سے مس کیا اور خداوند عالم سے دعا مانگی تو مجھ سے وہ مرض نقرس (جوڑوں کا درد) ختم ہو گیا اور میں دو سال سے یہاں پر ہوں بالکل درد نہیں ہے۔

---

(۱) جوینی شافعی: فرائد السمطین فی فضائل المرتضیٰ والبتول والسبطین والآئمۃ من ذریتھم، ج۲، ص ۲۱۹، ح ۴۹۴ بنقل از تاریخ نیشاپور، حاکم نیشاپوری شافعی۔

۱۱- حمویہ بن علی:

اسی طرح حاکم نیشاپوری شافعی اپنی اسناد کے ساتھ حمویہ بن علی سے نقل کرتے ہیں:

''کُنتُ مع حَموَیهِ ببلخ فرکِبَ یوماً و اَنا معه فبینا نحنُ فی سوقِ بلخ اِذ رأی حَموَیه رجلاً فوکّلَ بهِ و قال : احملُوه اِلی البابِ ثمَ عندَ انصرافِهِ اَمر باحضارِ حمارةٍ فارةٍ و سُفرَةٍ و جبنةٍ ومأ تی درهم ، فلمّا اُحضِرَ قال: هاتوا الرجلَ، فجئَ به ، فلمّا وقفَ بین یدِیه ، قال: قد صَفَعتَنی صَفعَةً واَنا اَقتصُّها منكَ الیومَ ! (أ) تذکرُ الیومَ الذی زُرنا جمیعاً قبرَ الرضاؑ فدعوتَ انتَ و قلت : اللهمّ! ارزقنی حماراً و ماتی درهم سُفرةً فیها جِنبةٌ و خُبزةٌ ، وقلتُ اَنا اللهمّ! ارزقنی قیادةَ خراسانَ ، فصَفَعتَنی وقلت: لاتسأل ما لا یکونُ، فالآن قد بَلغنی اللّٰهُ عزّو جلّ ، مأمُولی و بلغَك مأمولكَ و الصَفعةُ لی علیكَ''۔(۱)

میں حمویہ کے ساتھ شہر بلخ میں تھا، ایک روز ہم دونوں سوار ہوے اور بازار بلخ میں پہنچے، حمویہ نے ایک شخص کو دیکھا اور حکم دیا کہ اس کو پکڑلو اور دربار میں لے چلو،

---

(۱) جوینی شافعی: فرائد السمطین فی فضائل المرتضیٰ والبتول والسبطین والآئمۃ من ذریتھم، ج۲،ص ۲۲۰، ح۴۹۵ بنقل از تاریخ نیشاپور، حاکم نیشاپوری شافعی۔

پھر دربار سے پلٹتے وقت حکم دیا کہ ایک اچھا گدھا، ایک روٹی اور پنیر کے ساتھ دسترخوان اور دوسو درھم لے کر آو، جب یہ چیزیں مھیا ہوگئیں تو دستور دیا کہ اس شخص کو حاضر کرو، جب اس شخص کولا یا گیااور وہ سامنے کھڑا ہواتو حمویہ نے اس سے کہا کہ تو نے ایک روز میرے ایک طمانچہ مارا تھااور آج میں تجھ سے اس کا بدلا لوں گا۔کیا تجھے یاد ہے کہ ہم سب ایک ساتھ حضرت امام رضاؑ کی زیارت کو گئے ہوئے تھے جب ہم نے زیارت کی تو تو نے خدا سے دعا کی کہ پروردگارا! مجھے ایک گدھا، دوسو درھم اور روٹی و پنیر کے ساتھ دسترخوان عطا فرما، اور میں نے دعا کی، پروردگارا! مجھے خراسان کی حکومت نصیب فرما۔تو نے میرے طمانچہ مارااور کہا کہ جو کام نہیں ہوسکتا اس کی دعا نہ کرو، جبکہ اب خداوند عالم نے مجھے اس مقام پر پہنچا دیا ہے اور تیرے لیے بھی تیری خواہش کو پورا کردیا ہے، اب میرا ایک طمانچہ تیرے اوپر باقی ہے۔

۱۲- ابو حسین بن ابی بکر شافعی:

حاکم نیشاپوری شافعی کہتے ہیں:

"سمعتُ اَبا الحسین بن اَبی بکرِ الفقیه یقول: قد اَجابَ اللّٰهُ لی فی کلِّ دعوةٍدعوتُه بها عند مشهدِ الرضا ، حتّی اِنِّی دعوتُ اللّٰهَ (ان یرزقَنی ولداً)فَرُزِقتُ ولداً بعدَ الاِیاسِ منه"۔(۱)

---

(۱) جوینی شافعی: فرائد السمطین فی فضائل المرتضٰی والبتول والسبطین والآئمة من ذریتھم، ج۲، ص ۲۲۰، ح۴۹۸ بنقل از تاریخ نیشاپور، حاکم نیشاپوری شافعی۔

ابوالحسین بن ابی بکر فقیہ سے میں نے سنا اس نے کہا: میں نے خداوند عالم سے حضرت امام رضاؑ کے جوار میں جو بھی دعا مانگی وہ مستجاب ہوئی یہاں تک کہ میں نے کافی مایوسی کے بعد خداوند عالم سے بیٹے کی دعا کی تو خداوند عالم نے وہ بھی مستجاب فرمائی اور مجھ کو نعمت فرزند سے سرفراز فرمایا۔

آٹھوی صدی ہجری

۱۳- ذھبی شافعی (۷۴۸ھ)

وہ سلفی مذہب (وہابیت) پر اعتقاد رکھنے کے باوجود بھی حضرت امام رضاؑ کے روضہ مبارکہ کے زائرین کے بارے میں رقمطراز ہیں:

"و لعلیّ بن موسی مشھدٌ بطوسَ یقصدونَه بالزیارةِ"۔(۱)

حضرت امام علی بن موسی الرضاؑ کی شہر طوس میں بارگاہ ہے کہ لوگ وہاں زیارت کے لیے جاتے ہیں۔

"وله مشھدٌ کبیرٌ بطوسَ یزارُ"۔(۲)

---

(۱) ذہبی شافعی: سیر اعلام النبلاء، ج۹، ص۳۹۳۔

(۲) ذہبی شافعی: العبر فی خبر من غبر، ج۱، ص۲۶۶۔

شہر طوس میں آپؑ کی بہت بڑی آرامگاہ ہے کہ جس کی زیارت کی جاتی ہے۔

حضرت امام موسی کاظمؑ کی اولاد کا ذکر کرتے ہوئے جب امام رضاؑ پر پہنچتے ہیں تو کہتے ہیں:

”و لولدِہ علیّ بن موسی مشھدٌ عظیمٌ بطوسَ“۔(۱)

اور آپ کے فرزند گرامی علیؑ بن موسیؑ کی شہر طوس میں عظیم بارگاہ ہے۔

۱۴ - صفدی شافعی (۷۶۴ھ):

وہ بھی مختصراً لیکن جامع انداز میں یوں کہتے ہیں:

”۔۔۔ و دُفِنَ بطوس و قبرُہ مقصودٌ بالزیارۃِ“۔(۲)

اور آپؑ کو شہر طوس میں دفن کردیا گیا اور آپ کی قبر کی زیارت کی جاتی ہے۔

۱۵- محمد بن عبداللہ ابن بطوطہ مراکشی (۷۷۹ھ):

جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ ان کا بیان بھی یہی ہے کہ حضرت امام رضاؑ کی قبر مطہر عامہ و خاصہ کے لیے زیارت گاہ ہے۔(۳)

---

(۱) ذہبی شافعی: سیر اعلام النبلاء، ج ۶، ص ۲۷۴۔

(۲) صفدی شافعی: الوافی بالوفیات، ج ۲۲، ص ۲۴۹۔

(۳) ابن بطوطہ مراکشی: تحفۃ النظار فی غرائب الامصار، معروف بہ رحلۃ ابن بطوطہ، ص ۴۰۱۔

نویں صدی ہجری

۱۶- عطاء اللہ بن فضل اللہ شیرازی (سنہ ۸۰۳ھ):

وہ حضرت امام رضاؑ کی بارگاہ کو تمام زائرین کا ملجأ وماٗوی جانتے ہیں چاہے وہ زائرین کسی بھی طبقہ وقوم وقبیلہ کے ہوں لہذا کہتے ہیں:

علی بن موسی الرضاؑ لوگوں سے خود انہی کی زبان میں گفتگو فرماتے تھے اور آپ گفتگو کرنے میں بہترین سخنور اور عقلمند ترین فرد تھے اور سب کی زبانوں کو خود اہل زبان سے بہتر جانتے تھے۔۔۔مشہد مقدس اور آپ کا مرقد منور تمام طبقات اور پوری دنیا کے زائرین کا مرکز وملجأ وماٗوی ہے۔(۱)

دسویں صدی ہجری

۱۷- میر محمد بن سید برہان الدین خواوند شاہ معروف بہ میر خواند شافعی (سنہ ۹۰۳ھ):

وہ بھی تعجب خیز عبارات میں تحریر کرتا ہے کہ حضرت امام رضاؑ کی قبر پاک کے زائرین نہ فقط ایران بلکہ روم و ہندوستان اور دنیا کے گوشے گوشے سے آتے ہیں۔لہذا رقمطراز ہے:

---

(۱) عطاء اللہ بن فضل اللہ شیرازی: روضۃ الاحباب، ج۴، ص۴۳۔ دیکھیے-: امیر احمد حسین بہادر خان ہندی حنفی: تاریخ الاحمدی، ۳۶۔

ذکر احوال علی بن موسی الرضا رضی اللہ عنہما۔ مشہد مقدس اور حضرت امام رضاؑ (کہ جو بطور مطلق بغیر کسی قید کے امام ہیں) کا مرقد، ایران کا مرکز اور اہل طریقت کے ہر چھوٹے و بڑے کی منزل مقصود ہے، امت اسلامی کے تمام فرقے اور بنی آدم کے تمام طبقات پوری دنیا میں دور دراز سے جیسے روم، ہندوستان اور ہر طرف سے ہر سال اپنے وطن سے ہجرت کر کے، دوستوں وعزیز واقارب کو چھوڑ کر آتے ہیں اور اپنی آبرومند پیشانی کو آپؑ کی چوکھٹ پر رکھتے ہیں اور زیارت کے مراسم وقبر کا طواف انجام دیتے ہیں، اس عظیم نعمت الٰہی کو دنیا وآخرت کا سرمایہ جانتے ہیں۔ حضرت امام ابوالحسن علی بن موسی الرضاؑ کے مناقب ومآثر اور فضائل اس سے کہیں زیادہ ہیں کہ بشری علم ان کا احاطہ کر سکے، اس مقام پر چند سطروں میں ارباب سعادت کے عظیم رہبر کے خوارق العادۃ وعجیب وغریب واقعات میں سے کچھ کی طرف اشارہ پر اکتفا کرتے ہیں ۔

پھر آپ کے مناقب وکرامات کو ذکر کرتے ہیں اور آخر میں کہتے ہیں کہ امام رضاؑ سے بہت زیادہ واقعات منقول ہیں کہ جو آپ کی عظمت اور کرامات ومناقب کی وسعت پر دلالت کرتے ہیں۔(۱)

---

(۱) خواندامیر شافعی: تاریخ روضۃ الصفا، ج۳، ص۴۶ و۵۲۔

۱۸- فضل اللہ بن روز بہان خنجی اصفہانی حنفی (۹۲۷ھ):

وہ بھی عظیم عبارات اور بہت زیادہ احترام کے ساتھ حضرت امام رضاؑ کے مرقد مطہر کی توصیف کرتے ہیں اور اس کے قیامت تک کے لیے ''کعبۂ آمال وتمام حاجتمندوں کے لیے ملجاء وماٗ وی'' ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں۔لہذا کہتے ہیں:

زیارت قبر مکرم ومرقد معظم حضرت امام آئمۃ الھدی، سلطان الانس والجن، امام علی بن موسی الرضا الکاظم بن جعفر الصادق بن محمد الباقر بن علی زین العابدین بن الحسین الشہید بن علی المرتضی- صلواتُ اللّه و سلامُه علی سیدِنا محمّدٍ و آله الکرام، سیما الآیة النظام ستّة آبائه کلّهم افضلُ من یشربُ صوبَ الغمامِ- (درود و سلام ہو ہمارے سید وسردار حضرت محمد اور آپ کی آل پاک پر خصوصاً امام رضا کے چھ آباء واجداد پر جو کہ نظام کائنات کی نشانی ہیں اور وہ کائنات کی ہر شے سے افضل ہیں)

(آپ کی زیارت) آپ کے دوستوں کے لیے اکسیر اعظم اور دل وجان کی زندگی کی باعث ہے تمام عالم کی آپ کی بارگاہ میں رفت وآمد باعث برکت بلکہ صدق دل سے یوں کہا جائے کہ اشرف منازل ہے، یہ وہ مقام ہے کہ جہاں ہر وقت تلاوت قرآن مجید ہوتی رہتی ہے لہذا کہا جاسکتا ہے کہ اسلام کی عظیم ترین عبادت گاہوں میں سے ایک ہے، وہ عظیم مرقد کسی وقت بھی نیازمندوں کی عبادت واطاعت سے خالی نہیں ہوتا اور اس طرح کیوں نہ ہو کہ وہ اس امام برحق کی آرامگاہ ہے کہ جو علوم نبوی کا مظہر،

مصطفوی صفات کا وارث ،امام برحق و راہنمائے مطلق اور صاحب زمان امامت،وارث نبوت اور محکم واستوار حق وحقیقت ہے۔

هزار دفتر اگر در مناقبش گویند

هنوز ره به کمال علی نشاید برد

(اگر آپؑ کے مناقب وفضائل میں ہزار دیوان بھی بھر جائیں تو بھی آپ کے کمال تک رسائی کے لیے کافی راہ باقی ہے)۔

میرا پہلے حضرت امام رضاؑ کی زیارت کا قصد تھا تب یہ قصیدہ لکھا تھا کہ جس کے درج کرنے کے لیے یہ مقام مناسب ہے۔

لہذا اس عبارت کے تسلسل میں ایک قصیدہ بعنوان ''قصیدہ درمنقبت امام ثامن، ولی ضامن، امام ابوالحسن علی بن موسی الرضا صلوات اللہ وسلامہ علیہ'' آپ کی مدح وثناء میں تحریر کرتے ہیں۔۔۔(۱)

دوسری جگہ پر کہتے ہیں:

''اللّٰهمَّ و صلِّ و سلِّم علی الِاما مِ الثامنِ ، السیدِ الحسنانِ ، السنَدِ البرها نِ ، حجة اللّٰهِ علی الِانسِ و الجانِّ الذی هو لجُندِ الَاولیاءِ سلطانٌ ،

---

(۱) خنجی اصفہانی حنفی: مہمانامہ بخارا،ص ۳۳۶۔

صاحبِ المروۃِ و الجودِ والِاحسانِ ، المتلالئی فیه اَنوارُ النّبی عندَ عینِ العَیانِ ، رافعِ معالمِ التوحیدِ و ناصبِ اُلوِیۃِ الِایمانِ ، الراقیِ علی درجاتِ العلمِ و العرفانِ ، صاحبِ منقَبَۃِ قوله صلّی اللهُ علیهِ وآلهِ وسلِمَ ستُدفَنُ بضعۃٌ منّی بارضِ خراسانَ ، المستَخرِجِ بالجَفرِ والجامعِ مایکونُ و ما کانَ المقُولِ فی شرفِ آبائهِ ستّة آبائه کلّهِم افضلُ من شرِبَ صوبَ الغَمامِ ، المُقتدی برسولِ اللّهِ فی کلِّ حالٍ و فی کلِّ شأنٍ اَبی الحسنِ علیّ بن موسی الرضا ، الِامام القائمِ الثامنِ الشهیدِبِالسمِّ فی الغمِّ و البؤُسِ المدفونِ بمشھدِ طوس''۔(۱)

پروردگارا! درود وسلام بھیج آٹھویں امام پر کہ آنحضرتؐ اہل نیک سیرت و نیک خصلت کے سید وسردار ہیں، محکم دلیل وتمام جن وانس پر اللہ کی حجت ہیں یہ اولیا الٰہی کے لشکر کے سلطان و بادشاہ ہیں، صاحب جود وسخا ومروت واحسان ہیں، آپ کے وجود مبارک میں پیغمبر اکرمؐ کے انوار بزرگوں کی آنکھوں کے حضور درخشندہ ہیں، آپ پرچم توحید کو سر بلند کرنے والے اور ایمان کے علم کو نصب کرنے والے ہیں،

---

(۱) خنجی اصفہانی حنفی: وسیلۃ الخادم الی المخدوم در شرح صلوات چہادہ معصوم، ص ۲۲۳۔

آپ علم وعرفان کے بالاترین درجات میں سیر کرنے والے ہیں، آپ حضرت رسول اکرمؐ کی اس فرمائش کے مصداق ہیں: ''میرے بدن کا ٹکڑا خراسان کی سرزمین میں مدفون ہوگا'' آپ علم جفر و جامع کو ایجاد کرنے والے اور علم ما کان وما یکون (ماضی، حال و مستقبل کا علم) رکھنے والے ہیں، آپ وہ ہیں کہ جن کے آباءو اجداد کا شرف یہ ہے کہ آپ کے چھ آباء وہ ہیں کہ جو ہر اس چیز سے کہ جس نے آسمانی پانی نوش فرمایا، افضل ہیں (گویا نبیوں سے افضل ہیں)، آپ ہر حال ہر کام اور ہر امر میں رسول خداؐ کی اقتداء کرنے والے ہیں آپ ابوالحسن علی بن موسی الرضاؑ، امام قائم ثامن ہیں، آپ کو زہر دغا سے عالم غربت میں شہید کیا گیا اور شہر طوس میں دفن کیا گیا۔

"اللهمَّ ارزقنا بلُطفِكَ و فَضلِكَ و كرمِكَ و امتِنانِكَ ، زيارةَ قبرهِ المقدسِ ومَرقدِهِ المُؤنِس و اغفرلنا ذنوبَنا و اقض جميعَ حاجاتِنا ببركتِه ۔ اللهمّ صلّى على سيّدِنا محمّدٍ وآلِ سيّد نا محمّدٍ سيما الِامامِ المُجتَبى اَبى الحسنِ عليِّ بن موسى الرضا و سلّم تسليما"۔(۱)

پروردگارا! اپنے لطف وکرم اور فضل واحسان کے ذریعے مجھے حضرتؑ کے روضہ مبارک ومرقد منور کی زیارت کی توفیق عنایت فرما،

---

(۱) خنجی اصفہانی حنفی: وسیلۃ الخادم الی المخدوم در شرح صلوات چہاردہ معصوم، ص۲۲۳۔

اور حضرت کی برکت کے صدقہ میں ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہماری تمام حاجات کو پورا فرما۔

پروردگارا! درود وسلام بھیج ہمارے سید وسردار محمد اور آپ کی آل پاک پر خصوصاً امام منتخب ابوالحسن علی بن موسیٰ الرضا پر۔

وہ حضرت امام رضاؑ کی نورانی بارگاہ کے متعلق عجیب وغریب باتیں تحریر کرتے ہیں کہ جن میں سے بعض کو ہم اشارۃً بیان کرتے ہیں۔

۔۔۔اور آنحضرتؑ کو اس روضہ مقدسہ ومرقد منورہ مشہد معطر میں دفن کردیا گیا اور وہ روضۂ بہشت، کعبۂ آمال اور روز قیامت تک تمام حاجتمندوں کا ملجاء وماٰوی ہوگیا۔ خدا کا درود وسلام اور تحیت ورضوان ہو اس روضۂ مقدسہ پر، خداوند عالم نے ہمیں اس کی زیارت کی توفیق عطا فرمائے اور اس کی عمارت کو انوار الٰہیہ اور انفاس قدسیہ سے منور فرمائے۔ اس کمترین بندے فضل اللہ روزبہان امینؔ کی یہی آرزو ہے۔ الطاف الٰہی پر یقین ہے کہ اس فقیر حقیر کو آنحضرتؑ کے مرقد مطہر ومشہد مقدس کی زیارت کی توفیق نصیب ہوگی اور اس کتاب ''وسیلۃ الخادم الی المخدوم در شرح صلوات چہادہ معصوم'' کی قرائت آنحضرتؑ کے روضہ میں آپ کے محبوں و دوستوں کے حضور ہوگی۔ اس حقیر وفقیر کا سینہ حضرت کی ولایت وتولا اور محبت واخلاص اور استمداد سے سرشار ہے، جب کبھی بھی کوئی واقعہ اس حقیر کو پیش آتا تو آنحضرتؑ سے مدد طلب کرتا،

اور قلبی طور پر آنخضرتؑ ہی سے نجات طلب کرتا اور ہر مصیبت و حادثہ میں آپ ہی کی روح مقدس سے ملتجی ہوتا ہوں۔

انہوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام کی مدح میں شعر بھی کہے ہیں:

سلام علی روضة للامام — علی بن موسی علیه السلام

سلام من العاشق المنتظر — سلام من الواله المستهام

بر آن پیشوای کریم الشیم — بر آن مقتدای رفیع المقام

از شهد شهادت حلاوت مذاق — ز زهر عدودر جهان تلخ کام

زخلد برین مشهد ش روضه ای — خراسان از اوگوشه دارالسلام

ازآن خوانمش جنت هشتمین — که شد منزل پاك هشتم امام

محبان ز انگور پر زهر او — فکندند می های خونین به جام

مرا چهره بنمود یك شب به خواب — شد از شوق اوخواب بر من حرام

علیؑ وار بر شیر مردی سوار

امینؔ در رکابش کمینه غلام(۱)

---

(۱) نجی اصفہانی حنفی: وسیلۃ الخادم الی المخدوم درشرح صلوات چہاردہ معصوم، ص۲۴۳۔

۱۹- غیاث الدین بن ھمام الدین شافعی معروف بہ خواند میر (۹۴۲ھ):

وہ حضرت امام موسی کاظمؑ کی اولاد کی تذکرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں:

حضرت امام موسی کاظمؑ کی اولاد میں سے سب سے افضل بلکہ اپنے زمانے میں سب سے اشرف وافضل علی بن موسی الرضاؑ تھے۔(۱)

عنوان ''ذکر امام ہشتم علی بن موسی الرضا سلام اللہ علیہما'' کے ذیل میں آنخضرتؑ کے بارے میں ایک فصل بیان کرتے ہیں اور امامؑ کے متعلق اس طرح تحریر کرتے ہیں: ''امام واجب الاحترام علی بن موسی الرضاؑ۔۔۔امام عالی مقام''(۲)

اور اسی طرح مشہد الرضا کے متعلق کہتے ہیں:

اور اب آنخضرتؑ کا روضہ منورہ اعیان واشراف کا محل طواف، تمام ممالک و شہروں، ہر زمانے کے چھوٹے بڑے، عام وخاص افراد کی آرزوں کا قبلہ اور نصیبوں کا کعبہ بن چکا ہے۔

ے ''سلامٌ علی آلِ طاها و یاسینَ — سلامٌ علی آلِ خیرِ النبیین

سلامٌ علی روضةٍ حلَّ فیها — امامٌ یباهی بهِ الملکُ والدین

---

(۱) خواند امیر شافعی: تاریخ حبیب السیر فی اخبار افراد بشر، ج۲، ص۸۱۔

(۲) خواند امیر شافعی: تاریخ حبیب السیر فی اخبار افراد بشر، ج۲، ص۸۲۔

و صلّی اللّٰہُ علی خیرِ خلقهِ محمّدٍ سیّدِ المرسلینَ و آلهِ الطیبینَ الطاهرین سیما الآئمّةِ المعصومینَ الهادین''۔(۱)

سلام ہو آل طاہا و یسین پر، سلام ہو بہترین رسول کی آل پاک پر، سلام ہو اس باغ پر کہ جس میں وہ امام آرام فرما رہا ہے کہ جس پر دین و دنیا دونوں فخر کرتے ہیں۔

خدایا درود و سلام بھیج اپنی مخلوق میں سے سب سے بہترین مخلوق تمام پیغمبروں کے سردار حضرت محمد اور ان کی آل پاک و پاکیزہ پر خصوصاً ہدایت کرنے والے آئمہ معصومینؑ پر۔

عنوان'' گفتار در بیان فضائل و کمالات آن امام عالی مقام، علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام'' کے ذیل میں ایک فصل بیان کی ہے کہ جس میں حضرت امام رضاؑ کے متعلق تحریر کرتے ہیں:

سرزمین خراسان، امام شہید، طیب و طاہر علی بن موسی بن جعفر بن محمد باقر کا بیت الشرف ہے۔۔۔آنحضرتؑ کی جود و سخا، بلند و بالا مقام اور عظمت و احترام کا مغرب سے مشرق تک اپنے پرائے سب کو اعتراف تھا اور ہے۔

---

(۱) خواند امیر شافعی: تاریخ حبیب السیر فی اخبار افراد بشر، ج۲، ص۸۲-۸۳۔

ہر چھوٹے بڑے بلکہ نوع انسانی کے تمام افراد نے آپ کے مناقب وکمالات اور اوصاف حمیدہ پر صحائف وکتب تحریر کی ہیں اور لکھ رہے ہیں لیکن جو کچھ بھی لکھا جائے اور تصور کیا جائے آپ اس سے کہیں بلند و بالا ہیں اور آپ کی امامت آپ کے آباء و اجداد کی نص کے مطابق معین ومقرر ہے۔

از آن زمان که فلك شد به نور مهر منور
ندید دیده کس چون علی موسی جعفر
سپهر عز وجلالت محیط علم و فضیلت
امام مشرق و مغرب ملاذ آل پیمبر
حریم تربت او سجده گاه خسرو انجم
غبار مقدم او توتیای دیدهٔ اختر
وفور علم و علو مکان اوست به حدی
که شرح آن نتواند نمود کلك سخنور
قلم اگر همگی وصف ذات او بنویسد
حدیث او نشود در هزار سال مکرر(١)

---

(١) خواندامیر شافعی: تاریخ حبیب السیر فی اخبار افراد بشر، ج٢،ص٨٣۔

(وہ امام کہ جس کے نور سے آسمان منور و روشن ہوا، کسی نے بھی حضرت علیؑ ابن موسیٰؑ ابن جعفرؑ جیسی عظیم شخصیت نہیں دیکھی، وہ عزت وجلالت کے آسمان ہیں اور علم و فضیلت ان کا احاطہ کئے ہوئے ہے، وہ آل رسولؐ میں سے ایک رکن ہیں اور مشرق و مغرب کے امام، ان کے حرم مطہر کی خاک چاند کی سجدہ گاہ ہے، ان کے مبارک قدموں سے اٹھنے والی گرد وغبار ستاورں کی آنکھوں کا سرما ہے، ان کے علم کی کثرت اور شأن ومنزلت کی بلندی اس حد تک ہے کہ کوئی بھی سخنور آپ کی توصیف اور مدح و ثناء نہیں کرسکتا، قلم اگر وہ تمام صفات لکھنے پر آئے تو ہزاروں سال اگر بار بار آتے رہیں پھر بھی تمام نہیں ہوسکتی ہیں)۔

پھر آپ کے فضائل وکرامات بیان کیے ہیں، اوراس کے بعد کہتے ہیں:

مخفی نہ رہے کہ کرامات ومعجزات حضرت امام رضاؑ بہت زیادہ ہیں اور آپ کے مشہد منور کی برکات اور آپ کے مرقد معطر کی فیوض وبرکات اس قدر ہیں کہ اس حقیر کی زبان قاصر کے بس کی بات نہیں ہے کہ ان کی تفصیل بیان کی جائے لہذا مجبوراً اختصار سے کام لیا ہے۔(۱)

---

(۱) خواندامیر شافعی: تاریخ حبیب السیر فی اخبار افراد بشر، ج۲، ص۹۱۔

گیارہویں صدی ہجری

۲۰- ابن عماد دمشقی حنبلی (۱۰۸۹ھ)

''و له مشهدٌ كبيرٌ بطوس يُزارُ''۔(۱)

آپ کی عظیم بارگاہ شہر طوس میں ہے جس کی زیارت کی جاتی ہے۔

چودھویں صدی ہجری

۲۱- قاضی بہجت آفندی شافعی (۱۳۵۰ھ):

وہ بھی حضرت امام رضا کی بارگاہ کو دنیائے اسلام کی عظیم ترین زیارتگاہ مانتے ہیں لہذا کہتے ہیں:

آنحضرت کا روضہ معلیٰ شہر مشہد مقدس میں اسلام کی عظیم و بزرگ ترین زیارت گاہ ہے، سنہرا گنبد ہے کہ جس کی پوری دینا میں مثال ونظیر نہیں ہے۔خداوند عالم ان کی عزت وشرف کو اور زیادہ کرے۔(۲)

---

(۱) ابن عماد حنبلی: شذرات الذھب فی اخبار من ذھب، ج ۳،ص ۱۴۔

(۲) قاضی بہجت آفندی شافعی: تشریح ومحاکمہ در تاریخ آل محمد،ص ۱۵۸-۱۵۹۔

تیسری فصل

حضرت امام رضاؑ کا روضہ مبارکہ

وہابیت، سلفی فرقہ کا عقیدہ یہ ہے کہ قبروں کی تعمیر جائز نہیں ہے اور یہ کام شرک کے مصادیق میں سے ہے، تمام دنیا میں جو بھی قبر تعمیر شدہ ہے اور عمارت وزیارتگاہ ہے وہ عثمانی حکومت کی کارکردگی ہے، جبکہ تاریخ گواہ ہے کہ قبروں کی تعمیر اور عمارات، عثمانی حکومت کے وجود میں آنے اور ابن تیمیہ کی بدعتوں سے بہت پہلے، تقریباً ابتدائی صدیوں سے موجود ہیں۔

ان ہی میں سے ایک گنبد و بارگاہ قبر حضرت علی بن موسی الرضاؑ ہے کہ جس کی اصل تقریباً تیسری، چوتھی صدی پر پلٹتی ہے کہ اس زمانے سے گنبد و بارگاہ موجود ہے۔ اس کے متعلق جو تاریخی شواہد ہیں ان کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

تیسری و چوتھی صدی ہجری

۱- مقدسی بشاری (۳۸۰ھ):

حضرت امام رضاؑ کے مرقد مطہر کے بارے میں عجیب عبارت لکھتا ہے:

”و به قبرُ علیّ الرضا بطوس قد بَنی علیه حِصنٌ فیه دورٌ و سوقٌ ،

وقد بَنى عليه عميدُ الدولةِ فائق مسجدا ما بخراسان اَحسنَ منه ۔۔۔‘‘(۱)

شہر طوس میں حضرت امام علی رضاؑ کی قبر مطہر ہے کہ جس کے چاروں طرف دیوار ہے اور اس کے اطراف میں گھر اور بازار ہیں، عمید الدولہ فائق نے وہاں مسجد بنوائی ہے جس سے بہتر پورے خراسان میں کوئی مسجد نہیں ہے۔

مقدسی بشاری چوتھی صدی سے تعلق رکھتا ہے کہ جس کی شہادت و گواہی سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ روضہ تیسری صدی ہی سے موجود ہے، گویا آنحضرتؑ کی قبر مطہر کی عمارت اسی زمانے میں بنائی گئی تھی، یہ کام نہ صرف یہ کہ بدعت نہیں تھا بلکہ بنی عباس کے حکمرانوں نے اس کی تعمیر و توسعہ میں کام کیا ہے یہاں تک کہ عمید الدولہ جو خلافت بنی عباس کا ایک وزیر تھا اس نے حضرت امام رضاؑ کی قبر مطہر پر ایک عظیم مسجد تعمیر کرائی تھی۔

۲- حسین بن احمد مہلبی (۳۸۰ھ):

وہ بھی مقدسی بشاری کی عبارت کی طرح حضرت امام رضاؑ کے قبر مطہر پر تعمیر کی گواہی دیتا ہے۔

---

(۱) مقدسی بشاری: احسن التقاسیم فی معرفۃ الاقالیم، ص ۲۶۱۔

وہ خراسان کے شہر نوقان اور حضرت امام رضاؑ کے متعلق اس طرح لکھتا ہے:

"وھی من اَجلِّ مُدنِ خراسان و اَعمرِ ھا و بظاھرِ مدینۃِ نوقانَ قبرُ الاِمام علیّ بن موسی بن جعفر و بہ ایضاً قبر ھارونَ الرشیدِ و علی قبرِ علیٍّ بن موسی حصنٌ و فیہ قومٌ معتکفُونَ ـــ ـ"۔(۱)

خراسان کے شہروں میں سے بزرگ ترین اور آباد ترین شہر نوقان ہے، شہر نوقان کے پیچھے حضرت امام علیؑ بن موسیؑ بن جعفرؑ کی قبر ہے اور وہیں پر ہارون الرشید کی قبر بھی ہے۔ حضرت علی بن موسیؑ کی قبر پر ایک عمارت ہے کہ جس میں لوگ اعتکاف بجالاتے ہیں۔

آٹھوی صدی ہجری

۳- ذھبی شافعی (۷۴۸ھ)

وہ مختصر عبارت لیکن جامع طور پر حضرت امام رضاؑ کے گنبد و بارگاہ کی اس طرح توصیف کرتے ہیں:

"و لعلیّ بن موسی مشھدٌ بطوس یقصدونَہ بالزیارۃِ"۔(۲)

---

(۱) مہلبی: الکتاب العزیزی یا المسالک والممالک، ص ۱۵۵۔

(۲) ذہبی شافعی: سیر اعلام النبلاء، ج ۹، ص ۳۹۳۔

حضرت امام علی بن موسی الرضاؑ کی شہر طوس میں بارگاہ ہے، لوگ وہاں زیارت کے لیے جاتے ہیں۔

''ولہ مشهدٌ كبيرٌ بطوس يزارُ''۔(۱)

شہر طوس میں آپ کی بہت بڑی آرامگاہ ہے کہ جس کی زیارت کی جاتی ہے۔

حضرت امام موسی کاظمؑ کی اولاد کا ذکر کرتے ہوئے جب امام رضاؑ پر پہنچتے ہیں تو کہتے ہیں:

''و لولدِه عليّ بن موسى مشهدٌ عظيمٌ بطوس''۔(۲)

اور آپ کے فرزند گرامی علیؑ بن موسیؑ کی عظیم بارگاہ شہر طوس میں ہے۔

۴- محمد بن عبداللہ ابن بطوطہ مراکشی (۷۷۹ھ):

وہ بھی آٹھویں صدی سے تعلق رکھتا ہے اور اپنی تاریخی مسافرت اور دنیا کی سیاحت کرتے ہوئے جب خراسان پہنچتا ہے تو حضرت امام رضاؑ کے گنبد و بارگاہ کو دیکھ کر اس طرح توصیف کرتا ہے:

---

(۱) ذہبی شافعی: العبر فی خبر من غبر، ج۶، ص۲۷۴۔

(۲) ذہبی شافعی: سیر اعلام النبلاء، ج۹، ص۳۹۳۔

”و رحَلنا اِلی مدینةِ مشهدِ الرضا ، وهو علیٌّ بن موسی الکاظمِ بن جعفر الصادق بن محمد الباقر بن علیّ زینِ العابدین بن الحسین الشهیدبن اَمیرالمؤمنین علیّ بن ابی طالب ،رضی الله عنهم، وهی ایضاً مدینةٌ کبیرةٌ ---و المشهدُ المکرّمُ علیه قبّةٌ عظیمةٌ فی داخلِ زاویةٍ تُجاوِرُها مدرسةٌ و مسجدٌ و جمیعُها ملیحُ البناءِ ، مصنوعُ الحیطانِ بالقاشانی و علی القبرِ دُکّانَةُ خشبٍ مُلبَّسةٍ بصفائح الفضّةِ وعلیه قنادیلُ فضّةٍ معلَّقةٍ و عتبةُ بابِ القُبّةِ فضّةٌ وعلی بابِها سترُ حریرٍ مُذهَّبٍ وهی مبسوطٌ باَنواعِ البسطِ و ازاءُ هذا قبرُهارونَ الرشیدِ --- و اذا دخل الرافضی للزیارة ضرب قبر هارون الرشید برجله و سلم علی الرضا “۔(۱)

شہر مشہد الرضا میں پہنچے کہ وہ علی رضا بن موسی کاظم بن جعفر صادق بن محمد باقر بن علی زین العابدین بن حسین شہید بن امیر المومنین علی ابن ابی طالب ہیں-ان پر اللہ کی رحمت و برکت ہو-

مشہد الرضا بہت بڑا شہر ہے اور حضرت کی بارگاہ پر بہت عظیم اور خوبصورت گنبد ہے،اس کے کنارے مدرسہ اور ایک مسجد ہے کہ جن میں سے ہر ایک عمارت اپنی مثال آپ ہے۔

---

(۱) ابن بطوطہ مرکشی: تحفۃ النظار فی غرائب الامصار معروف بہ رحلۃ بطوطہ،ص ۴۰۱۔

خصوصاً کاشی سے تزیین کی ہوئی دیواریں اور قبر مطہر اور قبر کے چاروں طرف ایک لکڑی کی ضریح بنی ہوئی ہے کہ جس کے اوپر چاندی کا غلاف ہے، ضریح کے بالائی حصہ اور اوپر چاندی سے بنے ہوئے چراغدان اور ان میں چمکتے ہوئے چراغ، اس پر سنہرے دھاگے سے بنا ہوا ریشم کا پردہ اور نیچے بچھے ہوئے مختلف اقسام کے قالین تھے ۔اسی کے مقابل ہارون الرشید کی قبر بھی ہے کہ جب کوئی شیعہ رافضی زیارت کے لیے جاتا ہے تو پہلے ھارون الرشید کی قبر پر ٹھوکر مارتا ہے پھر امام رضاؑ کو سلام کرتا ہے

چودھویں صدی ہجری

۵- قاضی بہجت آفندی شافعی (۱۳۵۰ھ):

وہ بھی حضرت امام رضاؑ کی بارگاہ کی اس طرح توصیف کرتے ہیں:

آنخضرتؑ کا روضۂ معلیٰ شہر مشہد مقدس میں اسلام کی عظیم و بزرگ ترین زیارت گاہ ہے، سنہرا گنبد ہے کہ جس کی پوری دینا میں مثال ونظیر نہیں ہے۔خداوند عالم ان کی عزت وشرف کواور زیادہ کرے۔(۱)

---

(۱) قاضی بہجت آفندی شافعی: تشریح ومحاکمہ در تاریخ آل محمد، ص ۱۵۸-۱۵۹۔

حرف آخر

گذشتہ تین فصلوں سے یہ نتیجہ نکلتا ہے:

اولاً، حضرت پیغمبر اکرمؐ اور تمام اہل بیت رسولؐ کی احادیث شریفہ میں حضرت امام رضاؑ کی قبر مطہر کی زیارت کی تاکید اس بات پر دلیل ہے کہ حضرت امام رضاؑ کی قبر مطہر کی زیارت نہ فقط سنت بلکہ سنت مؤکدہ اور بہت اہمیت کی حامل ہے۔

ثانیاً، اسی سنت مؤکدہ اور اہمیت کے حامل ہونے کی وجہ سے حضرتؑ کے حرم و بارگاہ قابل احترام اور زیارتگاہ اور اسی زمانے (تیسری و چوتھی صدی) سے گنبد و بارگاہ بنی ہوئی ہے، لہذا وہابیوں کا یہ کہنا کہ کسی قبر پر گنبد و بارگاہ بنانے کا رواج حکومت عثمانی اور آخری صدیوں میں پیدا ہوا ہے غلط و بے بنیاد ہے۔

ثالثاً، اس مہم ترین سنت ہی کو مدنظر رکھتے ہوئے، اسلامی تمام فرقوں کے علماء اور عوام کا ایک جم غفیر ہے کہ حضرت امام رضاؑ کی قبر مطہر کی زیارت کرنے، ان سے توسل و گریہ زاری کرنے، اپنی حاجتیں برآنے، اور مشکلات کی برطرفی و مریضوں کی شفایابی کے لیے اسی زمانے (تیسری، چوتھی صدی) سے آج تک چلا آرہا ہے۔

حضرت رسول اکرمؐ اور اہل بیت علیہم السلام کی احادیث اور تاکید کی وجہ اہل سنت کے تمام فرقوں کے علماء اور عوام حضرت امام رضاؑ کی قبر مطہر کی زیارت کرنے، ان سے توسل و گریہ زاری کرنے، اپنی حاجتیں برآنے، اور مشکلات کی برطرفی و مریضوں کی شفایابی کے لیے آنے پر، ابن تیمیہ ناصبی کے خون ریز اور کفر آمیز فتوے غور طلب ہیں:

"مَن یأتی اِلی قبر نبیٍّ او صالحٍ و یسألهُ و یستنجِدُه فهذا علی ثلاث درجات :

احدها : اَن یسألَه حاجتَه مثلَ: اَن یسأله اَن یزیلَ مرضَه ، اَو مرضَ دوابِّه، اَو یقضی دینَه ، اَو ینتقمَ له من عدوِّه اَو یعافی نفسَه و اَهلَه و دوابَّه و نحو ذالك مما لایقدرُ علیه اِلّا اللهُ عزّ و جلّ فهذا شركٌ صریحٌ ، یجبُ اَن یُستتابَ صاحبُه فاِن تابَ واِلّا قُتلَ واِن قال : انا اسأُله لکونِه اَقربُ اِلی اللّهِ منِّی لیشفعَ لی فی هذهِ الُامورِ،لِانّی اتوسّلُ اِلی اللّهِ به ، فهذا من افعالِ المشرکینَ والنصاری ۔"(١)

---

(١) ابن تیمیہ: زیارۃ القبور والاستنجاد بالمقبور، ص ١٧۔

جو کوئی کسی نبی یا عبد صالح، مرد مومن کی قبر پر جائے اور اس سے اپنی مشکلوں کی برطرفی کی درخواست کرے تو اس کے تین مرحلے ہیں۔

ان میں سے ایک مرحلہ یہ ہے کہ صاحب قبر سے اس طرح مانگے کہ میرے مرض کو ختم کر دو یا میرے جانور کے مرض کو ختم کر دو یا میرا قرضہ ادا کر دو، یا میرے دشمن سے انتقام لے لو یا میرے لیے میرے اہل وعیال کے لیے میرے جانوروں کے لیے عافیت وسلامتی عطا کر دو، اسی طرح اور بھی وہ کام کہ جن پر صرف خداوند عز وجل ہی قدرت رکھتا ہے یہ شرک صریح ہے اور اس فعل کے مرتکب ہونے والے کو چاہیے کہ توبہ کرے، اور اگر توبہ نہ کی تو قتل کر دیا جائے۔ اور اگر یہ کہے کہ میں ان سے اس لیے سوال کرتا ہوں کہ یہ میری نسبت خداوند عالم سے نزدیک ہیں تا کہ یہ ان امور میں میری شفاعت کرسکیں لہذا میں ان سے متوسل ہوتا ہوں، یہی کام مشرکین ونصاری کے ہیں۔

یہ فتوی بہت زیادہ سوالات ایجاد کرتا ہے: مثلاً یہ کہ کیا ابن خزیمہ شافعی، ابن حبان شافعی، حاکم نیشاپوری شافعی اور اس طرح کے علماء اہل سنت کے دسیوں افراد کو حضرت امام رضاؑ کی قبر پر زیارت کے لیے آنے اور آنحضرتؑ سے توسل وگریہ زاری اور مریضوں کی شفاطلبی، رفع مشکل کے سبب متوسل ہونے پر مشرک، مہدور الدم و واجب القتل مانا جاسکتا ہے؟!۔

کیا حضرت امام رضاؑ کی قبر کی زیارت کے لیے اور آپ سے طلب شفا ورفع مشکلات کی درخواست کرنے کے لیے حضرت رسول اکرمؐ اور اہل بیتؑ کی احادیث اور تاکید کو شرک کی طرف دعوت وتاکید کہا جاسکتا ہے؟!۔

کیا ابن تیمیہ اور وہابیت کا یہ فتوی اور اسی طرح دوسرے فتوے زیارت وتوسل کے متعلق اور مسلمانوں کی تکفیر، روضوں، مقدس مکانوں اور محترم قبرستانوں کی تخریب و ویرانی اور انہدام، امت اسلامی میں اختلاف وانتشار ڈالنے کا باعث نہیں ہے؟ جو کہ اسلام دشمنوں کا ہدف ہے لہذا کیا وہابیت اسلام دشمن اور سامراج کے ایما اور اشارے پر اور ان کے مقصد کے مطابق نہیں چل رہی ہے؟۔

مگر یہ کہ ابن تیمیہ کے ان خون ریز فتووں کا جواب اہل سنت کے مشہور عالم دین ابن بطوطہ مراکشی کہ جو کہ اپنے زمانے میں پوری دنیا میں گھومے ہیں ان کی عبارت سے دیا جاسکتا ہے، وہ ابن تیمیہ کے متعلق لکھتے ہیں:

"یتکلّمُ فی الفنونِ اِلّا انّ فی عقلِه شیٌ"۔(۱)

ابن تیمیہ مختلف علوم وفنون پر مہارت رکھتا تھا لیکن اس کی عقل صحیح وسالم نہ تھی۔

---

(۱) ابن بطوطہ مرکشی: تحفۃ النظار فی غرائب الامصار معروف بہ رحلۃ بطوطہ، ص۱۱۲۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ ابن تیمیہ کے انحراف و باطل افکار کی طرف ابتداً خود بزرگ علماء اہل سنت ہی ہوئے ہیں اہل سنت کے چاروں مذاہب حنفی، حنبلی شافعی و مالکی کے علماء نے ابن تیمیہ کے ارتداد، ناصبی ہونے اور کافر ہونے کے متعلق تصریح کی ہے۔ اس سلسلے میں اور زیادہ معلومات کے لیے اور ابن تیمیہ کے متعلق علماء و بزرگان اہل سنت کے نظریات کے لیے ملاحظہ فرمائیں:- زینی دحلان: الفتنۃ الوھابیۃ ۔ و۔ الدرر السنیۃ فی الرد علی الوھابیۃ ۔ نجم الدین طبسی: الوہابیت دعاوی وردود۔ و۔ فرقہ ای برای تفرقہ ۔ حسینی قزوینی: وھابیت از دیدگاہ عقل وشرع۔

اس تمام گفتگو کے بعد سوالات یہ اٹھتے ہیں کہ فرقہ وہابیت ان تمام تاریخی حقائق سے چشم پوشی کرتے ہوئے اپنے آپ کو اہل سنت کیوں کہلاتا ہے؟ اور اپنے عقائد کی بنیاد پر پیغمبر اکرمؐ اور ان کے اہل بیتؑ و دیگر انبیاء و صالحین کی قبروں کی زیارت، توسل و گریہ وزاری، ان سے طلب شفاء ورفع مشکلات سے منع کر کے، ان کی قبروں کو منہدم کر کے مسلمانوں کے مسلّم عقیدہ کی مخالفت کیوں کرتا ہے؟ اور اپنے ان باطل افکار ونظریات سے مسلمانوں کے درمیان اختلاف اور مسلمانوں کو بے گناہ قتل کرنے پر کیوں فتوے صادر کرتا ہے؟۔

شاید ان سوالات کے جوابات بھی ابن تیمیہ کے ماننے والوں کے متعلق اہل سنت کے بزرگ علماء جیسے ابن بطوطہ مراکشی کی عبارات میں تلاش کیے جاسکتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

منابع ومدارک

قرآن کریم

حنبلی

۱-ابن رجب حنبلی، زین الدین ابوالفرج عبدالرحمٰن بن شہاب الدین احمد بن رجب (۷۹۵ھ): الذیل علی طبقات الحنابلہ، طبع ۱، دارالکتب العلمیہ ، بیروت ۱۴۱۷ھ۔

۲-ابن ابی یعلی حنبلی، ابوالحسین محمد بن محمد بن حسین (۵۲۶ھ) : الطبقات الحنابلہ، طبع ۱، دارالکتب العلمیہ ، بیروت ۱۴۱۷ھ۔

حنفی

۳- عبدالقادر قرشی حنفی، ابومحمد محی الدین عبدالقادر بن محمد بن محمد بن نصراللہ بن سالم بن ابی الوفاء (۷۷۵ھ) : الجواہر المضیۃ فی طبقات الحنفیہ، طبع ۲، مؤسسہ الرسالہ، بیروت ۱۴۱۳ھ۔

۴- عبدالقادر تمیمی مصری حنفی، تقی الدین بن عبدالقادر (۱۰۰۵ھ) الطبقات السنیۃ فی تراجم الحنفیۃ، طبع ۱، دارالرفاعی، ریاض ۱۴۰۳ھ۔

۵- خنجی اصفہانی حنفی، فضل اللہ بن روز بہان (۹۲۷ھ) : مہمان نامہ بخارا، طبع ۲، نشر بنگاہ ترجمہ ونشر کتاب، تہران بی تا۔

۶- ابن تغری بردی اتا بکی حنفی، جمال الدین ابومحاسن یوسف (۸۷۴ھ) : النجوم الزاھرہ فی ملوک مصروالقاہرہ، طبع ۱، دارالکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۱۳ھ۔

۷- خنجی اصفہانی حنفی، فضل اللہ بن روز بہان (۹۲۷ھ) : وسیلۃ الخادم الی المخدوم در شرح صلوات چہاردہ معصوم، طبع ۱، انتشارات انصاریان، قم ۱۳۷۵ ش (ایرانی سال)

۸- قندوزی حنفی، سلیمان بن ابراہیم (۱۲۹۴ھ) : ینابیع المودۃ لذوی القربی، طبع ۲، دارالاسوۃ، قم ۱۴۲۲ھ۔

شافعی

۹- سمعانی تمیمی شافعی، ابوسعد عبدالکریم بن محمد بن منصور (۵۶۲ھ) : الانساب، طبع ۱، دارالکتب العلمیۃ۔

۱۰- خواندامیر حسینی شافعی، غیاث الدین بن ھمام الدین (۹۴۲ھ) : تاریخ حبیب السیر فی اخبار افراد بشر، طبع ۲، انتشارات کتاب فروشی خیام، تہران ۱۳۵۳ ش (ایرانی سال)

۱۱- میر خواند شافعی ، میر محمد بن سید برہان الدین خواند شاہ (۹۰۳ھ) :تاریخ روضۃ الصفا، انتشارات کتاب فروشی مرکزی، تہران ۱۳۳۹ش (ایرانی سال)

۱۲- آفندی شافعی ، قاضی بہجت (۱۳۵۰ھ) :تشریح ومحاکمہ در تاریخ آل محمد ، مترجم مرزا مہدی ادیب ، طبع ۲، مرکز چاپ ونشر بنیاد بعثت ، تہران ، ۱۳۷۶ ش (ایرانی سال)

۱۳- ابن حجر عسقلانی شافعی ، احمد بن علی (۸۵۲ھ) :تہذیب التھذیب ، طبع ۱، دارالفکر، بیروت ۱۴۰۴ھ۔

۱۴- ذہبی شافعی، شمس الدین (۷۴۸ھ) : سیر اعلام النبلاء ، ج ۱۱، مؤسسہ الرسالۃ ، بیروت ۱۴۱۷ھ۔

۱۵- ابن قاضی شھبۃ شافعی ، ابوبکر بن احمد بن محمد بن عمر بن محمد دمشقی (۸۵۱ھ) :طبقات الشافعیۃ ، دارالندوۃ الجدیدۃ، بیروت ۱۴۰۷ھ۔

۱۶- ابن کثیر دمشقی شافعی ، اسماعیل بن عمر (۷۷۶ھ) : طبقات الشافعیۃ ، طبع ۱، دارالمدارالاسلامی، بیروت بی تا۔

۱۷- ابن ہدایت اللہ حسینی شافعی، ابوبکر (۱۰۱۴ھ) : طبقات الشافعیۃ ، طبع ۲، دارالآفاق الجدیدۃ، بیروت ۱۹۷۹ء۔

۱۸- اسنوی شافعی، جمال الدین عبدالرحیم (۷۷۲ھ) : طبقات الشافعیۃ، طبع ۱، دارالکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۰۷ھ۔

۱۹- سبکی شافعی: تاج الدین ابونصر عبدالوہاب بن علی بن عبدالکافی (۷۷۱ھ) : طبقات الشافعیۃ الکبری، طبع ۱، دار احیاء الکتب العربیۃ، بیروت۔

۲۰- ابن صلاح شافعی، تقی الدین ابوعمرو عثمان بن عبدالرحمٰن الشہر زوری (۶۴۳ھ) : طبقات الفقہاء الشافعیۃ بترتیب ومستدرکات محی الدین ابوبکر زکریا یحی بن شرف نووی شافعی (۶۷۶ھ) وتنقیح یوسف بن عبدالرحمٰن مزی شافعی (۷۴۲ھ)، طبع ۱، دارالبشائر الاسلامیہ، بیروت ۱۴۱۳ھ۔

۲۱- شعرانی شافعی، ابوالمواہب عبدالوہاب بن علی الانصاری (۹۷۳ھ) : الطبقات الکبری المسماۃ بلواقح الانوار فی طبقات الاخیار، دارالفکر، بیروت۔

۲۲- جوینی شافعی، شیخ الاسلام ابراہیم بن محمد (۷۲۲ھ) : فرائد السمطین فی فضائل المرتضی والبتول والسبطین والآئمۃ من ذریتھم، چ ۱، مؤسسۃ المحمودی، بیروت ۱۳۹۳ھ۔

۲۳- ابن حبان بستی شافعی، ابوحاتم محمد بن حبان ابن احمد (۳۵۴ھ) : کتاب الثقات، طبع ۱، دارالفکر بیروت ۱۳۹۳ھ۔

۲۴- بن حبان بستی شافعی، ابوحاتم محمد بن حبان ابن احمد (۳۵۴ھ) : کتاب المجروحین،، دارالمعرفۃ، بیروت ۱۴۱۲ھ۔

دوسرے افراد۔(۱)

۲۵- بشاری مقدی، ابوعبداللہ محمد بن احمد بن البناء (۳۸۰ھ) : احسن التقاسیم فی معرفۃ الاقالیم، داراحیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۰۸ھ۔

۲۶- ابن بطوطہ مراکشی، محمد بن بطوطہ (۷۷۹ھ) : تحفۃ النظار فی غرائب الامصار معروف بہ رحلۃ ابن بطوطہ، دارالکتب العلمیۃ، بیروت۔

۲۷- عطاء اللہ شیرازی : روضۃ الاحباب، نسخہ خطی، کتابخانہ آیت اللہ العظمی مرعشی نجفی ایران۔

۲۸- مہلبی، حسن بن احمد (۳۸۰ھ) : کتاب العزیزی یا المسالک والممالک تصحیح وتعلیق تیسیر خلف، طبع ۱، نشر التکوین، دمشق ۲۰۰۶ء۔

۲۹- یاقوت حموی، ابوعبداللہ شہاب الدین یاقوت بن عبداللہ رومی بغدادی (۶۲۶ھ) : معجم البلدان، داراحیاء التراث العربی، بیروت ۱۳۹۹ھ۔

۳۰- ابن تیمیہ حرانی ناصبی، احمد بن عبدالحلیم (۷۲۸ھ) : زیارۃ القبور والاستنجاد بالمقبور، طبع ۵، ناشر: ریاسۃ العامۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء، ریاض ۱۴۲۶ھ۔

---

(۱) دوسرا افراد سے وہ لوگ مراد ہیں کہ جو اہل سنت ہی ہیں لیکن ان کا فقہی مذہب معلوم نہیں ہے۔